SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 05, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past six in the evening with Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوذُ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الله الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطه فی السماء کیف یشاء ویجعله کسفا فتری الودق یخرج من خلله فاذا اصاب به من یشاء من عباده اذا هم یستبشرون۔ و ان کانوا من قبل ان ینزل علیهم من قبله لمبلسین۔

ترجمہ: خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں۔ پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان پر پھیلا دیتا اور تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے نا امید ہو رہے تھے۔

(سورہ روم۔۴۸۔۴۹)

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ .Leave applications ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ بارہویں مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر نگہت آغا ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ تین جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب کامل علی آغا ذاتی مصروفیات کی بناہ پر مورخہ 3 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت کی درخواست منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب الیاس احمد بلور صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بناہ پر مورخہ 5 اور 7 جولائی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت کی درخواست منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر نے ذاتی مصروفیات کی بناہ پر آج مورخہ 5 جولائی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت کی درخواست منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 5 سے 10 جولائی تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت کی درخواست منظور

کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: مخدوم فیصل صالح حیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں، اس لئے وہ مورخہ 6 جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

چوہدری نوریز شکور صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں، اس لئے مورخہ 5 سے 11 جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے اطلاع دی ہے کہ وہ والدہ کی علالت کے باعث کراچی میں ہیں، اس لئے آج مورخہ 5 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملتان میں نجی مصروفیات کی وجہ سے آج مورخہ 5 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب حبیب اللہ وڑائچ نے اطلاع دی ہے کہ وہ medical check up کے لئے ملک سے باہر جا رہے ہیں، اس لئے مورخہ 7 جولائی سے 13 جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

اب item No.2 کو لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! Point of Order.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب والا! Point of Order.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر قائم مقام چیئرمین: دیکھیں before you get on to these Points of Order, میری submission یہ ہے کہ we have a very heavy agenda. We have 54 points and out of that, believe me, 87 to 88%--

(Interruption)

سینیٹر میاں رضا ربانی: بالکل۔

Mr. Acting Chairman: If you want me to carry that agenda and if you feel that it is dire necessity---

Senator Mian Raza Rabbani: I will just take one minute.

Mr. Acting Chairman: Thus make it very short, otherwise we can not finish this agenda.

Senator Mian Raza Rabbani: I agree with you sir.

Mr. Acting Chairman: O.K.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب ! میں صرف ایک منٹ میں آپ کے سامنے یہ بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج 5 جولائی کا دن ہے - یہ پاکستان کی تاریخ کا وہ سیاہ ترین دن ہے جب 5 جولائی 1977 کو ایک elected حکومت پر شب خون مارا گیا اور یہاں سے پاکستان کی تاریخ کے سب سے طویل ترین مارشل لاء کے دور کے آغاز ہوا۔

(شیم شیم کی آوازیں)

سینیٹر میاں رضا ربانی : اور اس منتخب حکومت کو بین الاقوامی سامراج کی سازش کے تحت ختم کیا گیا۔ ملک کے اندر جو سامراج کے agent تھے---

سینیٹر مسز گلشن سعید : جناب والا! یہ کیا بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جب آپ کی باری آئے گی تو آپ بول لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جو ملک میں سامراج کے agent تھے، انہوں نے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا اور اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان اور دنیا کی تاریخ میں ایک منتخب وزیر اعظم کا judicial murder کیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کا سیاہ ترین دور تھا۔

Mr. Acting Chairman: What point is going on?. Is the history at the moment?.

سینیٹر میاں رضا ربانی: چونکہ آج 5 جولائی ہے اور 5 جولائی کی مناسبت سے عرض کر رہا ہوں۔ چونکہ یہ ایک democratic institution ہے، یہاں پر بات کہی جا سکتی ہے۔ جناب والا! ہمیں اپنے ماضی کو یاد رکھنا چاہیے ۔ اب بھی سامراج پاکستان میں اپنے عزائم لے کر آیا ہوا ہے اور جو policies مرتب کی جا رہی ہیں، وہ سامراج کو تقویت دے رہی ہیں۔ لہذا ہمیں اپنے ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر صاحب but very short. کون سا پروفیسر بولے گا۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: پہلے پروفیسر ابراہیم صاحب اور بعد میں، میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دونوں بولیں گے۔ ٹھیک ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب والا! ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے جو امن و امان کا مسئلہ بھی بن سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ واہ کینٹ میں مسجد صدیق اور جامع صدیقیہ کو زمین کا ایک ٹکڑا 1991 میں الاٹ کیا گیا تھا اور اب یہ زمین کا ٹکڑا ایک N.G.O. کو جس کا نام Citizen Foundation ہے، اسے allot کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں وہاں کے عوام نے مجھے کچھ تصاویر فراہم کی ہیں جن کے مطابق اس جگہ کو پہلے جنازہ گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ مسجد کا حصہ ہے۔ ان کا منصوبہ تھا ۔اس NGO کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا، میں کسی کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا، پارسی برادری ہمارے لئے محترم ہے لیکن اس NGO کی پارسی برادری کے fund سے funding ہوتی ہے۔ اس وقت وہاں کے عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کو روک دیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پلاٹ کو مسجد کے ساتھ ہی رہنے دیا جائے اور جو allotment ہوئی ہے، اس کو فوراً cancel کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ نثار میمن صاحب۔ مولانا صاحب ایک منٹ۔

POINT OF ORDER RE: THREAT OF LIFE TO A DOCTOR AND HIS FAMILY MEMBERS

سینیٹر نثار احمد میمن، جناب چیئرمین صاحب! میں آج پاکستان کے ان واقعات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جن میں پاکستان کے سماجی نظام میں پاکستانیوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور یہ خاص طور پر اس صوبے میں ہیں جس صوبہ سندھ سے میں elect ہو کر آیا ہوں۔ Unfortunately جہاں پر اب بھی کاروکاری کا نظام practice کیا جا رہا ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کی سخت ضرورت ہے۔ آپ پوچھیں گے کہ یہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے، آج اس بات کی کیا ضرورت پیش آئی ہے تو میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج دو اشخاص ایک ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سولنگی اور ان کی lastly wedded wife ڈاکٹر امانت مصطفیٰ سولنگی آپ کی پارلیمنٹ کے باہر موجود ہیں، وہ سندھ سے بھاگ کر آئے ہیں کیونکہ ان کو جان کا خطرہ ہے، ان پر حملہ ہونے کا خطرہ ہے، ان کے خاندان کو اغواء کیا جا رہا ہے، بچوں کو، nieces کو اور وہ بچ کر یہاں پر پہنچ گئے ہیں اور appeal کر رہے ہیں کہ ہم اس کی مذمت کریں۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ کے توسط سے سندھ Government کو یہ ہدایت کرنی چاہیے اور Ministry of Interior کو ہدایت کرنی چاہیے کہ ان کو تحفظ دیں اور ان کے خاندان کو تحفظ دیں۔

Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Can we just hold on? Raza, you want to respond to this, you don't have to. But make it very short.

Mr. Muhammad Raza Hayat Harraj (Minister of state for Parliamentary Affairds) : Sir, very short. Sir, this matter is already in the knowledge of Ministry of Law, Justice and Human Rights, both the doctors, the lady doctor and the doctor himself sir, I am personally in contact with them and the instructions have been passed on to the

respective Provincial Governments to ensure that they return to their home town Noshero Feroze as safe and sound. As far as, regarding the oppression of the individuals of the family members are concerned sir, this is to bring in your kind knowledge and this august House sir, all of them have been recovered and the matter has been taken care of and this is a matter of time sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

مولانا صاحب you will like to speak. How many, you see, only one can speak. No, only one can speak.

سینیٹر جناب اسفند یار ولی، ان کی اپنی seat ہے he can only speak from his own seat.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: This is exactly what I was going to say, you never give me a chance. I would have even made you laugh but you did not do it.

مولانا صاحب آپ فرمائیں۔ مولانا صاحب وہاں پر بھیس بدل کر آئے تھے۔ ہاں۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق، یہ بے چاری لاوارث seat ہے، شاید اس کا تو آخر تک ولی وارث نہیں نکلے گا اور جو اس پر بیٹھ جائے وہ--- انشاء اللہ ہم تو چاہتے ہیں کہ اللہ کرے! یہ seat جلدی پر کر دیں ورنہ کوئی نہ کوئی اس پر بیٹھتا رہے گا۔ جناب چیئرمین صاحب! ہمارے دوستوں نے جو واہ کینٹ کا مسئلہ اٹھایا ہے، یہ مختصر---

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں! میں نے صرف ایک speaker کا کہا تھا and even that...

سینیٹر مولانا سمیع الحق، یہ میرا الگ ہے، میں نے کبھی بات نہیں کی، میں آپ کو

بہت کم تکلیف دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ آتے نہیں ہیں۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق، یہ واہ کینٹ میں مسجد کے باہر ایک جنازہ گاہ کا احاطہ ہے اور ایک chairman نے چار کنال بارہ مرلے اس کو allot کی ہوئی ہے اور چار کروڑ روپے اس کی قیمت ہے۔ مسجد کے احاطے کے لئے allot ہے، اب وہ ایک ریٹائرڈ جرنیل کو جو پارسیوں کے تعاون سے ایک NGO کو چلا رہے ہیں، اس کو allot کی جا رہی ہے۔ ادھر law and order کا مسئلہ پیدا ہو گا۔ مسجد اور مدرسے کے ساتھ ایک NGO لڑکیوں کا سکول بنا رہی ہے اور مسجد کے احاطے میں، تو کس کو نوازا جا رہا ہے جبکہ کسی نجی تعلیمی ادارے کو واہ کینٹ میں کوئی پلاٹ نہیں دیا گیا ہے۔اس پر ہم سوالات بھی داخل کر رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Maulana sahib. Kamil Ali Agha sahib, you want to say something. Let's have a heart,

دیکھیئے وہ بھی اہم ہیں، ایک ادھر سے ایک ادھر سے۔Can we do that?

سینیٹر کامل علی آغا، میں 5 جولائی کے حوالے سے اپنے معزز دوست کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں تاکہ ریکارڈ درست رہے۔

Mr. Acting Chairman: But Agha sahib, let us not get into confrontation.

سینیٹر کامل علی آغا، 5 جولائی میرے نزدیک اس سیاہ دور کے خاتمے کی نوید سناتی ہے کہ جس دور میں ڈاکٹر نذیر کو شہید کیا گیا، جس دور میں سیاسی انتقام کے وہ وہ طوفان اٹھے کہ لاہور میں ایک عوامی راہنما جناب خواجہ رفیق کو شہید کیا گیا۔ جناب! حد یہ کہ اس دور میں سردار محمد احمد کو شہید کیا گیا۔ یہ وہ سیاہ دور تھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی، ایک سول، ایک عوامی -----

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! یہ point of order ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، ایک عوامی وزیر اعظم جو کہ اپنے آپ کو غریب عوام کا نمائندہ سمجھتا تھا اس نے اپنے آپ کو خود ساختہ Civil Martial Law Administrative قرار دیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! یہ point of order ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! انہوں نے point of order پر بات کی ہے، مجھے بھی حق ہے کہ میں اس بات کا اعادہ کروں اور آپ کو بتاؤں کہ وہ 5 جولائی کیا تھی، اس 5 جولائی کو پاکستان کے عوام نے جس طریقے سے جدوجہد کی، وہ ایسا دن تھا کہ جس دن اس سیاہ دور کا خاتمہ ہوا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں اس ملک کو ایسے انتقام کا نشانہ بنایا گیا کہ جس میں nationalization کے ذریعے ملکی ترقی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

Mr. Acting Chairman: O.k, you have made your point.

سینیٹر کامل علی آغا، آپ نے یہ بڑی خاموشی سے سن لیا، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو object کرنا چاہیے تھا۔ وہ 5 جولائی اس سیاہ دور کا خاتمہ تھا کہ جس کو آپ کہہ سکتے ہیں کہ عوام کے نام پر عوام کو دھوکہ دیا گیا، روٹی کپڑے اور مکان کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیا گیا------

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! تشریف رکھیں، please تشریف رکھیں۔ آپ نے point of order کر دیا ہے۔ جی رزینہ عالم صاحبہ۔ بھئی خاتون کھڑی ہیں، انہیں بولنے دیں، وہ بڑی مشکل سے کھڑی ہوئی ہیں۔جی بولیں، شکر ہے یہاں پر خاتون ہیں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ان 24 خواتین کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں جن کو 30جون کو بغیر کسی وجہ کے یا بغیر کسی نوٹس کے برطرف کر دیا گیا۔ First Women Bank کی ان 24 خواتین میں سے زیادہ تر اپنے گھر کی bread earner تھیں۔ جناب والا! یہ تصور غلط ہے کہ خواتین صرف وقت گزاری کے لئے کام کرتی ہیں، وہ اپنے گھر کے حالات درست کرنے کے لئے اور معاشی طور پر اپنے آپ کو مستحکم کرنے کے لئے job کرتی ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت سے استدعا ہے کہ First Women Bank کی 24 خواتین جنہیں بغیر کوئی وجہ بتائے برطرف کیا گیا ہے، ان کے بارے میں کوئی اقدامات اٹھائے جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Please no more points of order. Look, if we go on like this, we can't finish this.......

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ تو بچوں والی بات ہوگئی، ایک مجھے بھی دو، ایک مجھے بھی دو۔ پروفیسر صاحب! آپ کے ساتھ یہ ہوا تھا کہ ہم نے کہا تھا کہ کون سا پروفیسر تو آپ نے کہا وہ والا تو ہم نے وہ والے کو floor دیا۔

سینیٹر پروفیسرغفور احمد، نہیں جناب آپ نے مجھے اجازت دی ہے------

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، دیکھیں ادھر سے ہو گیا ہے۔ کھوسہ صاحب! بیٹھ جائیں۔ Please Professor sahib, only one minute and that's it.

سینیٹر پروفیسرغفور احمد، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان نے اور پاکستان کے عوام نے آج تک مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے غاصبانہ قبضے کو قبول نہیں کیا ہے۔ پاکستان کے وزراء نے آج بھی یہ بات کہی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کی سفارتی، سیاسی اور اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں بھارت کے ایک وزیر نے یہ بات کہی کہ Line of Control پر جو ہم باڑ لگا رہے ہیں اس پر ہمیں حکومت پاکستان کی خاموش رضامندی حاصل ہے۔ آج ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ یہاں سے scouts کا ایک وفد مقبوضہ کشمیر گیا ہے۔ ہماری چیف سکاؤٹ کمشنر وزیر تعلیم زبیدہ جلال صاحبہ ہیں، وہاں جاکر انہیں پھول پیش کئے گئے ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے قبضے کو قبول کر لیا ہے جہاں آج تک لاکھوں افراد کو شہید کیا گیا ہے۔ کل بھی ۶ افراد کو شہید کیا گیا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, do you want to respond to him, otherwise it's a point of order he has said. Akram Sahib.

SHORTAGE OF WHEAT

سینیٹر محمد اکرم، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس House کی توجہ

ایک بہت serious مسئلے کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں اور وہ ہے گندم کا بحران۔ گندم کی کمی کی وجہ سے inter-provincial ایک ban لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے صوبوں میں گندم کی خاصی قلت ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے اب بلوچستان میں خاص طور پر جو فلور ملز ہیں وہ بالکل تباہی کی stage پر آ گئی ہیں۔ زیادہ تر بند ہو چکی ہیں اور جو رہ گئی ہیں وہ بھی میرے خیال میں بہت جلد بند ہو جائیں گی، اگر کوئی فوری اقدامات نہیں کئے گئے۔ آج فلور ملز ایسوسی ایشن نے باقاعدہ اس بات کی وارننگ دی ہے کہ اگر آنے والے دنوں میں اس ban کو lift نہیں کیا گیا تو وہ فلور ملز بالکل بند ہو جائیں گی۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے؟

Mr. Acting Chairman: Please make short the point of order.

سینیٹر محمد اکرم ۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اب انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اگر inter-provincial transportation جس پر ban ہے، اگر اس کو lift نہیں کیا گیا تو پھر ان کو اجازت دیں کہ وہ اپنے لئے پڑوسی ملک سے گندم درآمد کرلیں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک صورتحال ہے۔ میں پر زور اپیل کرتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Asfandyar Wali, but short please.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، Point of order کا کوئی جواب نہیں ہوتا unless the Minister volunteers for it, but there is no binding. You have made your point. They have noticed. They will take cognizance of it. Here most of them are out of order but the fact of the matter یہاں پر کچھ اس قسم کا سلسلہ چل پڑا ہے کہ if everything is out of order the whole thing will become out of order. So, let's go like this.

سینیٹر محمد اکرم ۔ جناب چیئرمین! اس کے اوپر کوئی assurance تو مل جائے تاکہ لوگ جو اس وقت مصیبت میں ہیں وہ کچھ امید سے تو رہیں۔ ان کو پتا چل جائے کہ یہاں پر کوئی notice لیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی یار محمد رند صاحب۔

سینیٹر یار محمد رند، (وفاقی وزیر برائے خوراک و زراعت): جناب چیئرمین! میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے بھی press میں دیکھا ہے اور میرا بھی بلوچستان سے تعلق ہے۔ مجھے ان کا احساس ہے۔ جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے Prime Minister چوہدری شجاعت صاحب نے جس دن oath لیا اگلے دن انہوں نے ایک میٹنگ کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ decide کیا ہے کہ ۵ لاکھ ٹن گندم فوری طور پر درآمد کی جائے۔ کل اخباروں میں آپ نے اور معزز سینیٹر صاحب نے بھی دیکھا ہوگا کہ اس کے لئے ہم نے ٹینڈر call کر لئے ہیں۔ اس کے بعد چاروں صوبوں کے چیف سیکرٹریز کو بٹھا کر ان کے ساتھ میٹنگ کی گئی اور وہاں distribution بھی کی گئی۔ انشاء اللہ جب پہلی tranche یہاں ملک میں آئے گی تو اس میں ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم حکومت بلوچستان پورٹ سے لے جائے اور------

Mr. Acting Chairman: Thank you, no more. The matter has ended. No argument, no discussion. Please sit down. Asfandyar Wali.

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین! یہاں ۵ جولائی کے حوالے سے بات چلی۔ میں صرف on record یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بدترین جمہوریت بھی مارشل لاء کے دور سے بہتر ہے۔

I know we went through a back path, we suffered during that period but today, even yesterday we said it, we say it today and we will say it again tomorrow that the worst form of democracy is much better than Martial Law. We today ...

Mr. Acting Chairman: Is this a point of order or expression of opinion.

Senator Asfand Yar Wali : It's my own opinion....

Mr. Acting Chairman: But then it is not a point of order.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: There were points of order, they were talking about, they were not expressing their opinions.

Senator Mian Raza Rabbani: This is also a point of order sir.

Mr. Acting Chairman: Make it short.

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب ! فرق کیا ہے دونوں میں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، فرق بڑا ہے ۔ You were giving your own point of view.

سینیٹر اسفند یار ولی، فرق یہ ہے کہ شاید میری بات آپ کو اچھی نہ لگی ہو ۔ آغا صاحب کی بات آپ کو اچھی لگی ہو ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھی لگنے کی بات نہیں ہے ۔ یہ طریقے کی بات ہے ۔ کس طریقے سے کریں ۔ Agha Sahib, please sit down. آغا صاحب بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! بیٹھ جائیں۔

You want House to run. All right no more point of order, end of points of order. I am going to get on item No.2. We may now take up item No.2

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین ! ہمیں بات تو کرنے دیں ۔ وہاں سے لمبی چوڑی بات ہو جاتی ہے آپ خاموش رہتے ہیں ۔ جب ہماری باری آتی ہے تو آپ کہتے ہیں ----

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں ۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب! لڑنا نہیں ہے میں تو اپنی بات کر رہا تھا ۔

(مداخلت)

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب! عجیب مسئلہ ہے کہ میرے والد اور میری والدہ کی لڑائی کامل علی آغا صاحب لڑ رہے ہیں ۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی ؛ بابا اپنی لڑائی لڑو ۔ میری لڑائی

کیوں لڑ رہے ہو۔ ہم نے تو اس وقت فیصلہ کیا تھا and I think, Honourable Minister for Water and Power was sitting there یہ اس موقع پر موجود تھے جب ANP نے اس وقت NDP تھی، یہ فیصلہ کیا تھا کہ

we may not be able to forget but we are prepared to forgive, I think Aftab Khan will bear me out when Wali Khan said these words to Begum Nusrat Bhutoo. And the Senate because, we felt and we still feel that the worst form of democracy is better than any Martial Law in this country, therefore, we at the sitting here, we will condemn the takeover of the 5th of July, of General Zia-ul-Haq.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Nighat Agha. After this I am not going to take any more point of order. You don't want to finish the business? Let us speak....

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، نگہت آغا بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، Please مجھے تو بولنے دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! بیٹھ جائیں ۔ نگہت آغا صاحبہ بولیں۔ آغا صاحب! تشریف رکھیں ۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، جناب چیئرمین! میں زندہ لوگوں کی بات کرنا چاہتی ہوں ۔

Mr. Acting Chairman: Yes please, please.

Re: NON-AVAILABILITY OF ANTI SNAKE VACCINE IN HOSPITALS

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، جو زندہ لوگ ہیں، جو future کے زندہ لوگ ہیں خدا کے

لئے ان کی بات سنیں ۔ It is non availability of life saving drugs. بہت سے
hospitals میں snake bite کا کوئی anti snake venom نہیں ہے ۔ اتنی جانیں جا رہی ہیں
جس کا کوئی اندازہ نہیں ہے of all the things. Lady Reading Hospital میں بھی
دوائی نہیں تھی اور وہاں جو لوگ snake bite کے آ رہے ہیں مر رہے ہیں ۔ I think کہ یہ
mandatory ہونا چاہیے کہ جتنے chemists ہیں وہ کچھ نہ کچھ snake bite کی serum
رکھیں اور

every hospital must have it, I think this is mandatory---

جناب قائم مقام چیئرمین ، وزیر صاحب صحت ! یہ پوائنٹ جو ہے this is

important point, I want you to respond to it.

Mr. Muhammad Naseer Khan (Minister for Health) : Mr. Chairman, this was taken up in the National Assembly also about two weeks ago and now I'ld just like to know exactly which area in there is a shortage because there is much more demand in the production from the National Institute of Health. It takes about seven months to produce the vaccine because you have to inject it in the horses and it produces the antic bodies. We are trying to enhance the production, we have PCI now which may increase the production by 30%. So, there is no question, there is more demand right now in the production. We are looking it if the honourable Senator points out exactly where it is needed right now, we will make efforts to make vaccines available there.

LEGISLATION. THE SUPREME COURT OF PAKISTAN (POWER TO REVIEW) BILL, 2003

Mr. Acting Chairman : Thank you, I am not going to take any

more Point of Order. I have told you I am not going to take it. Item No.2, we may now take up item No.2. Ch. Anwar Bhinder has already moved the Motion on 5th December 2003, for seeking leave to introduce the Bill to provide for the power of review by the Supreme Court of Pakistan, [The Supreme Court of Pakistan (Power to Review)Bill, 2003].

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں نے یہ Bill پہلے move کیا ہوا ہے اور یہ Commenced Motion ہے اور اس میں میں نے اس ایوان سے یہ درخواست کی تھی کہ میں یہ Bill introduce کرنا چاہتا ہوں جس کا نام ہوگا The Supreme Court of Pakistan (Power to Review) Bill, 2003. اس کا پس منظر جناب والا! یہ ہے کہ Article 188 of the Constitution کے تحت یہ ضروری ہے کہ پارلیمنٹ ایک ایسا قانون بنائے جو سپریم کورٹ کی power of review کے متعلق -----

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

Mr. Acting Chairman : The House is adjourned for *Maghrib* prayers to meet again at 8.00 O' clock.

(بعد نماز مغرب اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت جناب کمانڈر خلیل الرحمان، قائم مقام چیئرمین دوبارہ شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بھنڈر صاحب ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میں نے یہ motion پہلے move کی ہوئی ہے اور یہ motion ہے The Supreme Court of Pakistan (Power to Review) Bill, 2002 جس کے لئے میں نے اس ایوان سے اجازت طلب کی ہے اور اس کے بارے میں مختصراً عرض کردوں کہ قانون یہ ہے کہ آئین کی دفعہ 188 کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کی Power to Review کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق Parliament قانون بنائے گی لیکن آج تک اس شق کے تحت قانون نہیں بنا اور

اس میں ایک بات یہ بھی ہے کہ جب تک قانون نہیں بنائے گی سپریم کورٹ کے اپنے rules حاوی ہوں گے اور اس وقت صورتحال یہی ہے کہ اس وقت سپریم کورٹ کے اپنے rules ہیں اور وہ rules اس power of review کو govern کرتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ power of review کے لئے اگر آئین کہتا ہے کہ ہم اس بارے میں قانون بنائیں تو ہمیں قانون بنانا چاہیے - اس میں mostly تو وہی شقیں ہیں جن کے تحت اس وقت کام ہو رہا ہے ماسوائے ایک بات کے کہ ان rules میں یہ رکھا گیا ہے کہ جو وکیل ایک مقدمہ ہارے گا پھر review وہی وکیل دائر کرے اور وہی وکیل اس میں argue کرے اور وہی جج اس کو سنے -

جناب والا! عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ میرے دوست وکلاء حضرات جو ہیں اگر انہوں نے ہی فیصلہ کرنا ہے اور وکیل بھی دوسرا بدلنے کی اجازت نہیں ہے، اگر اس وکیل سے قابل اور لائق وکیل لے آتا ہے اور اس کا اپنا case بنتا ہے review کا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کہ اس کو اجازت دی جائے - ہم نے اس میں یہ رکھا ہے- اور بھی provisions ہیں - اگر یہ ایوان کمیٹی کو اجازت دے تو کمیٹی وہ ساری چیزیں بھی دیکھ لے اور دیکھنے کے بعد اپنی رپورٹ وضع کرے - جناب !میری ایوان سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اس بل کو introduce کرنے کی مجھے اجازت بخشی جائے -

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین ! میں اس پر کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں - بھنڈر صاحب نے جو بل move کیا ہے اس کی اہمیت اپنی جگہ ہے - جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ review جو ہوتا ہے سپریم کورٹ میں تو اس کا مطلب ہے نظرثانی کرنا اور review اور اپیل میں فرق یہ ہوتا ہے کہ اپیل تو ایک higher forum میں جاتی ہے، review کا مطلب ہے کہ اسی bench کے سامنے یا اسی forum کے سامنے آپ نظرثانی کی درخواست دیتے ہیں کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس میں patently کوئی غلطیاں ہیں ان کو درست کیا جائے - تو اس کے لئے سپریم کورٹ نے اپنے rules وضع کئے ہوئے ہیں اور وہ rules جو ہیں آج تک ان کے تحت review کیا جاتا ہے اور اس کی چند شرائط ہیں، چند ایسی چیزیں ہیں کہ پچھلے چند سالوں میں عدالتی فیصلوں کے ذریعے کچھ اصول وضع کر دئیے گئے ہیں اور ان میں کچھ اصول ایسے

ہیں مثلاً کہ آپ کا وہی وکیل پیش ہوگا جس وکیل نے پہلے مقدمہ کیا تھا وہی وکیل اب اہل ہوگا کہ وہ سپریم کورٹ کے سامنے review کی درخواست دے۔

جناب والا! اس کے علاوہ یہ ہوتا ہے کہ حتیٰ الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ وہی Judges اس کو سنیں ۔ اس کے علاوہ یہ ہوتا ہے کہ review تب ہوگا جب کوئی patent illegality on the face of the record ہو ۔ یعنی مقدمے کو دوبارہ سننے کی بات نہیں ہے کہ patently illegalities ہوں ' اس میں نقطہ نظر مختلف آسکتے ہیں ۔ یہ موجودہ طریقہ کار صحیح ہے ' اصولوں کے مطابق ہے کیونکہ یہ بھی ایک تجربے کی بنیاد پر کیا گیا ہے ۔ کئی دفعہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک وکیل صاحب آئے انہوں نے مقدمہ ہار دیا ' دوسرے صاحب آئے ٹھیک ہو گیا' پتا نہیں کیا بات ہے ۔ شاید یہ وجہ تھی کہ یہ بندش لگائی گئی ۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ میں اس کی مخالفت نہیں کروں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے لیکن میری بھنڈر صاحب سے گزارش ہوگی' اس میں سپریم کورٹ کا اور حکومت کا نقطہ نظر لینا بہت ضروری ہے ۔ حکومت کا نقطہ نظر تو آ جائے گا اور میرا خیال ہے کہ Law Ministry کا نمائندہ کمیٹی میں موجود ہوتا ہے تاکہ حکومت کا نقطہ نظر پیش کرے لیکن سپریم کورٹ کا رجسٹرار کے ذریعے نقطہ نظر معلوم کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ ان کی اپنی کوئی نہ کوئی سوچ ہو گی ' انہوں نے جو rules بنائے ہیں اس کے پیچھے سوچ ہو گی ۔ اگر کوئی تبدیل کرنا ہے تو ان کو confidence میں لے کر اس قانون کو وضع کیا جائے ۔

تو میری گزارش ہوگی ' کیونکہ اس وقت تو شاید کوئی صدر منتخب نہیں ہوئے ہماری Law and Justice Committee کے اور عنقریب ہماری دعا ہے اور کوشش ہو گی کہ جلد ہی کوئی منتخب ہو جائے لیکن جو بھی کمیٹی کے ممبران ہوں گے' شاید بھنڈر صاحب اس میں شامل ہیں تو میری درخواست یہ ہوگی کہ خصوصی طور پر اس چیز کی کوشش کی جائے کہ سپریم کورٹ کا نقطہ نظر اور وکلاء برادری یعنی کہ Supreme Court Bar Association کا نقطہ نظر اور اگر ممکن ہو تو جو صوبائی Bar Associations ہیں ان کا نقطہ نظر ضرور شامل ہونا چاہیے ۔ قانون سازی ایک نہایت سنجیدہ عمل ہوتا ہے جس کے ہم stake holders ہیں۔ جتنے لوگوں کی input میں آجائے اس سے قانون بہتر ہوتا ہے۔ یہ قانون جو موجود ہے یہ پچھلے پچاس سال سے

نافذالعمل ہے۔ جو سپریم کورٹ کے موجودہ Rules ہیں وہ غالباً 1980 میں آئے ہیں لیکن اس سے پہلے بھی سپریم کورٹ تھی، اس سے پہلے فیڈرل کورٹ رہی ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی Rules تھے جس کے تحت سپریم کورٹ اپنی jurisdiction کو regulate کرتی رہی ہے۔ لہذا میری یہ گزارش ہوگی کہ تمام stake holders کو، جیسا میں نے عرض کیا کہ لاءمنسٹری تو خود شامل ہوگی، وکلاء برادری ہے، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن ہے، ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ہے اور خصوصاً سپریم کورٹ کا نقطۂ نظر معلوم کرنا نہایت ضروری ہوگا۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Law Minister sahib, do you want to respond to that.

ذرا بھنڈر صاحب کو بولنے دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بڑی مفید اور بڑی اہم تجاویز دی گئی ہیں اور میں concede کرتا ہوں کہ یہ تجاویز نہ صرف قابل غور ہیں بلکہ قابل پابندی ہوگی انشاء اللہ کمیٹی میں اور ان کو بلایا جائے گا اور ان سے مشورہ کیا جائے گا پھر ہی کوئی رپورٹ مرتب کی جائے گی اور رپورٹ مرتب ہونے کے بعد بھی یہ ایوان کے سامنے آنی ہے اور فیصلہ سارا ایوان نے کرنا ہے۔ بہرحال یہ ایک excercise ضرور ہوگی اور ان کو consult ضرور کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: مجھے بھی سن لیں، میں oppose نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تھہیم صاحب

actually, basically it is a matter between ...

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: I am also a lawyer.

Mr. Acting Chairman: But you can not...

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: All right, then we can not participate in this. This Bill is being moved and leave is being sought for which I am not allowed to speak.

جناب قائم مقام چیئرمین ، جب کمیٹی میں جائے گا تو آپ وہاں پر گفتگو کر سکتے ہیں۔

Let us not change the procedure. The procedure is not that way and you were a judge and you know the procedure.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: I am not a judge.I am member of the Senate.

Mr. Acting Chairman: You are a member of the Senate but you had been a judge. Let us not divert certain procedure.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: Then on what point, Law Minister, we are not opposing it.

جناب قائم مقام چیئرمین ، آپ دیکھیے ۔

Senator (Retd) Abdul Razzaq Thahim: Every party's position is the same. We have a right to speak.

یہاں ہم کس لئے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، دیکھیے۔

You can do that, you can do that in the Committee when it is referred to the Committee.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: That I know sir, but you have started the debate and heard the Law Minister.

Mr. Acting Chairman : I am afraid, I can not allow you.

دیکھیں جی Rule 383 کو آپ دیکھ لیں۔

Mr. Raza Hayat Hiraj: Honourable Chairman sir, I think the submissions of honourable Leader of the House are very cautious. I think, we should refer this Bill to the Committee and let there be detailed report from the concerned quarters i.e. the Law Ministry and, of course, the Supreme Court Bar Association and the Supreme Court itself and whatever the report of the committee will be submitted to this august House.

Mr. Acting Chairman : So, you are not opposing it.

Mr. Raza Hayat Hiraj: I am not opposing it.

Mr. Acting Chairman : Any how I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Ch. Muhammad Anwar Bhinder, now move item No.3

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to introduce the Bill to provide for the power of review by the Supreme Court of Pakistan {The Supreme Court of Pakistan (Power to Review) Bill, 2003}

Mr. Acting Chairman : The bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned with the fixture of view that the views will be obtained from the Supreme Court.

We may now take up Item No.4, Miss Anisa Zeb Tahirkheli, Bibi Yasmeen Shah, Mrs. Roshan Khursheed Bharucha and Mrs. Gulshan

Saeed may move the Motion.

THE WEST PAKISTAN FAMILY COURTS (AMENDMENT.) BILL, 2004

Miss Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, on behalf of myself and my other co-movers of this Bill, I beg to move for leave to introduce the Bill further to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964 {The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 2004}.

جناب اس بل میں جو basically اس بارے میں ہے---

Mr. Acting Chairman: You have moved, now let me ask is it opposed?

سینیٹر وسیم سجاد، بات تو سن لیں کہتی کیا ہیں۔

سینیٹر مس انیسہ زیب طاہر خیلی، آئین کا جو آرٹیکل 186-A ہے اس کے تحت ---

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, point of order. The honourable Leader of the House has to say now whether he opposes the Bill or not.

Mr. Acting Chairman: Opposes or not. Then she can continue

Senator Wasim Sajjad: Unless I know what the Bill is, how can I say "yes".

Senator Mian Raza Rabbani: He should have gone through it. . It has been circulated.

Senator Wasim Sajjad: At least she will explain what it is and

then I will see it whether it is opposed or not.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, no.

Mr. Acting Chairman: Wasim Sahib, the procedure, she will just put it for leave.

Senator Miss Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, the procedure is that I have to give aims and objectives and then the Leader of the House will have to respond it.

Senator Wasim Sajjad: What is the procedure?

سینیٹر میاں رضا ربانی، آپ دیکھیں۔

Senator Wasim Sajjad: Private member may move for leave to introduce a Bill after giving the Secretary ten day's written notice of his intention to do so.

Please point out so that we follow the rules.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it is Rule 83 (1) Motions for leave to introduce private members' Bill shall be set down in the Orders of the Day for a day meant for Private members' business and copies of the Bill shall be circulated alongwith the Orders of the Day.

(2) When the item is called the member-in-charge may move for leave to introduce the Bill.

Senator Wasim Sajjad: Correct.

Senator Mian Raza Rabbani: (3) If a motion for leave to introduce the Bill is opposed, the Chairman, ...

Senator Wasim Sajjad: Where at stage 2, she is moving for

leave to introduce the Bill and explaining what it is? Let her explain what she is saying. She is moving under 83 (2) and let her explain what she is moving. At least the House should know what we are talking about.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, then look at Rule 3, she will in any case despite the fact that the honourable Leader of the House may oppose the Bill or the government may oppose the Bill, the honourable member will have a right to put across her/his point of view and then you will put the motion to the House. Wasim Sahib had been doing this when he was sitting on the Chair.

Senator Wasim Sajjad: All I am saying is that at the time she moves, she will briefly explain what the Bill is, so that the whole House knows about it.

Mr. Acting Chairman: Let her briefly explain, there is no harm.

Senator Mian Raza Rabbani: No, no, he will still briefly explain.

Mr. Acting Chairman: She will 'yes'. I know that.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, my point is that he has to oppose it at this stage.

Mr. Acting Chairman: But he has a point. The point is let the House know the Bill.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the Bill will be known in any case. What the point that I am trying to make is that even if the government opposes the Bill, the mover will have an opportunity to put

across his/her point of view.

Mr. Acting Chairman: I agree with you.

Senator Wasim Sajjad: ... Sir, I am not opposing it that is why I want the House to know what the Bill is. But I will come to that when she will explain.

Mr. Acting Chairman: Let the procedure go. The procedure is that is it opposed? It is not opposed.

Senator Wasim Sajjad: No sir, the point is sir, if I say not opposed, it will go straight to the Committee.

Mr. Acting Chairman: No, it will not go at all, but he has the point, please proceed now.

Senator Miss Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you very much. Under Article 186 (a) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the Supreme Court if it considers expedient to do so has the jurisdiction to transfer any case from one High Court to another.

لیکن اس آئین کے اس Article کے تحت Supreme Court کے پاس یہ power نہیں ہے کہ lower court میں یا کسی بھی tribunal میں جو کہ ایک province اور دوسرے province کے درمیان ہو cases کو consolidate کیا جائے یا دوسرے province میں shift کر دیا جائے۔ اس بل کے تحت the movers have sought, especially the matrimonial cases میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ اگر خاوند پشاور کا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی wife بہاولپور کی ہو یا کراچی کی ہو یا کوئٹہ کی ہو۔ Normally دیکھا گیا ہے کہ اس بنیاد پر وہ cases سالہا سال تک pending رہتے ہیں۔ اس بل کے تحت یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس میں سپریم کورٹ کو powers ہوں کہ وہ lower court یا کسی بھی tribunal کے سامنے کوئی case ہو یا

proceedings ہوں، ان کو بھی دوسرے صوبوں کے مابین consolidate کرنے کی power ہو۔ اس میں خاص طور پر یہ بات بھی ضروری ہے کہ سپریم کورٹ میں ایک case میں جس کا عنوان ہے مساۃ بشریٰ versus محمد نعیم، رپورٹ ہوا ہے SCMR 2003 میں 115 پر۔ اس بات کی خواہش کی ہے کہ اس سلسلے میں قانون سازی کی جائے اور یہ powers وہاں پر ملیں۔ لہٰذا یہ بل پیش کیا جا رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Now I put the motion before the House as moved.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Mrs. Roshan Khursheed Bharucha and Mrs. Gulshan Saeed may move item No.5.

Senator Miss Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, sir. I on my own behalf and on behalf of other co-movers beg to introduce the Bill further to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 2004].

Mr. Acting Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Item No.6, it is in the name of Prof. Ghafoor Ahmad.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I move for leave to introduce the Bill to provide for the welfare of senior citizens and matters connected therewith [The Senior Citizens Welfare Bill, 2004].

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Yes, I oppose it.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد ۔ یہ بھی 60 سال کے ہو جائیں گے، oppose تو کر رہے ہیں ابھی اس کو۔

جناب قائم مقام چیئرمین، چلیں procedure ہے۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد ۔ جناب چیئرمین! دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں ان افراد پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے جو 60 سال کی عمر سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اس لیے کہ پوری زندگی ملک و ملت کی خدمت میں گزارتے ہیں اور عمر رسیدہ ہونے کے بعد وہ اس لائق نہیں رہتے کہ وہ اپنی تمام ضروریات کو پورا کر سکیں۔مہذب ممالک کے علاوہ خود اسلام نے بھی ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت کے لیے خصوصی توجہ دیں۔ میں نے یہ جو Bill پیش کیا ہے اس میں یہی بات کہی ہے کہ ایک Council مقرر کی جائے، Law Minister اس کا چیئرمین ہوگا اور وہ Council یہ بات دیکھے کہ جو 60 سال سے زیادہ کی عمر کے لوگ ہیں ان کی welfare کے لیے کیا کام کیے جا سکتے ہیں اور ان کی خدمات کو قوم اور ملک کی ترقی کے لیے کس طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ کس بنا پر اسے oppose کیا گیا ہے۔ وہ اب بتائیں گے کہ کیا وجہ ہے۔ اس کے بعد میں اپنی گزارشات پیش کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج ۔ جناب! میری گزارش یہ ہے کہ already ہمارے نظام میں ایسے set up اور ایسی facilities exist کرتی ہیں جو retired government servants یا civil servants جو اپنی superannuation age پر پہنچتے ہیں ان کو benefits دیئے جاتے ہیں۔ ان کو tax rebates ملتے ہیں، pensions ملتی ہیں، housing benefits ملتے ہیں، medical allowances ملتے ہیں، travelling allowances ملتے ہیں، اس کے علاوہ there are also other fringe benefits جس میں for instance جو National Saving Schemes ہوتی ہیں ان کو اس میں special tax rebates دیئے جاتے ہیں۔ اس قسم کی council کی creation میں جناب! اور کچھ نہیں ہوگا multifariousness develop ہوگی،

آتا element ایک جو میں اس secondly, sir, essentially اور ہوگی confusion create
provincial autonomy that is one of the most important parts ہمیشہ میں اس ہے
civil servants جو لیے کے ہمیشہ لیے کے consideration میں اس of the federation.
میں اس ہوں کے Federal Government یا ہوں کے provinces چاہے
under the ہیں رہے مل already کو ان جو benefits ایسے ۔گی جائے آ multifariousness
provided for میں Bill جو بعد کے اس اور گی جائے بن council ایسی ایک یہ law
the Council may raise funds.... ہیں جناب!

Mr. Acting Chairman: Can we have order in the House please. A Bill is being passed.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, the Council may raise funds from other sources. Sir, things like these,
even from the security ہیں سکتی ہو implications بڑی کی اس میں sources کے اس
میں اس point of view. So, in the premises I shall submit that I oppose it, sir.
the procedures of course, are known to the august House. He has sought leave, we have opposed it, sir, the decision has to be of the sense of the House.

Senator Wasim Sajjad: Sir, the reason why I am supporting my learned colleague is that no Bill can be moved before either the National Assembly or the Senate which involve expenditure from the Federal Consolidated Fund without the permission of the Federal Government. Now, this Bill and I think I will refer you, sir, to the relevant section of the Constitution.

(Pause)

Senator Wasim Sajjad: No Bill which involves expenditure can be moved without the permission of the Federal Government. One is 82, that no demand for a grant shall be made except on the recommendation of the Federal Government. This is 82 (3), this amounts to demand for grants because they are saying that some money will have to be --- it says sir, the Federal Government shall make an initial grant of rupees 10 million to the council followed by a budget grant subsequently.

Mr. Acting Chairman: This is 82 ?

Snator Wasim Sajjad: Yes sir. 82 (1). There is another provision also which I will presently point out but 82 (3) says, "no demand for a grant shall be made except on the recommendation of the Federal Government" and my colleague is looking at the other provision. Sir, there is a provision, I will have to locate it, which says that no Bill which involves expenditure from the Federal Consolidated Fund can be moved with the permission of the Federal Government. And there is wisdom behind this which means that if there is Bill which is moved before the Senate, which involves expenditure from the Federal Consolidated Fund, it is out of order unless the permission of the Federal Government is appended with the Bill and this is also the rquirement of rules with regard to the Private Members Bill. So on that account, this Bill can't even be moved. So, the question of voting on this Bill does not arise. This is against the Constitution.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب چیئرمین! وزیراعظم اور صدر کے پاس grants دینے کے لئے رقوم ہوتی ہیں - یہ Federal Consolidated Fund کا مسئلہ نہیں ہے - ان کے پاس خود اتنے فنڈز ہوتے ہیں کہ وہ گرانٹ دیتے ہیں - آپ خود جانتے ہیں کہ جب وہ دوروں پر جاتے ہیں تو اعلان کرتے ہیں کہ میں نے اتنے ملین روپے یہاں اور اتنے ملین روپے وہاں دیئے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کو اس کا اختیار نہیں ہے - funds پہلے سے ان کی discretion کے اوپر موجود ہیں اور وہ یہ کام کرسکتے ہیں - اگر وہ یہ کام کر سکتے ہیں تو آخر اس کے لئے کیوں نہیں suggest کیا جا سکتا ہے - ان کی seven crore تک کی discretion ہے - سات کروڑ روپے کا صوابدیدی اختیار ہے -

سینیٹر وسیم سجاد- Article 74 دیکھ لیں-

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، یہ Money Bill نہیں ہے -

سینیٹر وسیم سجاد، میری عرض سن لیں -

A money bill or a bill or amendment which if enacted, and brought into operation would involve expenditure from the Federal Consolidated Fund or withdrawal from the public account of the federation or affect the coinage or currency of Pakistan or the Constitution or functions of the State Bank of Pakistan shall not be introduced or moved in the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) except by or with the consent of the Federal Government. So this Bill , it is not a Money Bill, but if enacted, it would involve expenditure from the Federal Consolidated Fund. Look at Section 1 (3), the Federal Government shall make an initial grant of rupees 10 million to the Council; from where will it make it, it has to come from the Federal Consolidated Fund, it has to be budgeted . So, how can this Bill be passed when it is in violation of Article 74 and 82 of the Constitution.

So, that is the reason, otherwise the sentiment is very good, the thought is excellent, the execution is faulty.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب چیئرمین! ایسی باتوں پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صدر کی سات کروڑ روپے کی grant ہے۔ یہ grant پہلے ان کو دی جا چکی ہے۔ میں نے یہ کہا اس فنڈ میں سے اس کار خیر میں کیوں نہیں جا سکتا ہے۔ Federal Consolidated Fund سے بھی یہ بات نہیں لی جا رہی ہے، ان کے پاس discretionary grant ہے اور رقم پہلے سے ان کے پاس موجود ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر صاحب! کوئی اور طریقہ دیکھیں جس سے یہ آسکے۔

Since you have asked for leave, I am going to put the motion to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The motion is rejected.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I challenge it. Counting should be done.

جناب قائم مقام چیئرمین، سیکریٹری، count کریں۔

(گنتی شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کا پلڑا کچھ زیادہ بھاری ہے۔

(The count was made, opposition 27 and treasury benches 31).

Mr. Acting Chairman: Result is thirty one against and 27 in favour. So, the motion is rejected.

سینیٹر وسیم سجاد، آپ نے division کرا دی ہے

and it is your discretion but I want to reiterate that when the point is raised that is against the Constitution that you have to give a ruling whether it

should be put to vote or not.

Mr. Acting Chairman: Let us be democratic.

Senator Wasim Sajjad: No, no, then you have to decide first whether it is against the Constitution, if it is, then it has to be ruled out.

Mr. Acting Chairman: But it is very loosely holding out.

Senator Wasim Sajjad: No sir, it is very clear. No Bill can be moved which involves the expenditure from the Consolidated Fund even one *'Anna'*, even one *'pie'* without the permission of the Federal Government.

Mr. Acting Chairman: What happens if it does not come from consolidated fund?

Senator Wasim Sajjad: From where it will come? All the money of the Federal Government goes into the consolidated fund.

جناب قائم مقام چیئرمین، صوابدیدی funds بھی تو ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، اورنہیں ہوتا بلکہ یہ بھی وہیں سے آتا ہے۔ صوابدیدی فنڈ also comes from Federal Consolidated Fund.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, obviously, the mover has the right intention.

Mr. Acting Chairman: But anyhow it has been voted down. Yes, Bhinder Sahib, item No.7.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Followed by sir, followed by.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Not followed by

but advance.

Mr. Acting Chairman: There are no points of order.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! آپ reiterate کر دیں کہ voting تھی۔

31 and 27

Mr. Acting Chairman: OK, Ch. Muhammad Anwar Bhinder may move Item No.8.

THE CODE OF CIVIL PROCEDURE (AMDT.) BILL,2004.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I move for leave to introduce the Bill to further amend the Code of Civil Procedure 1908, [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004].

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، وہی ہے جناب یہ۔

Senator Mr. Acting Chairman: You want to say the same thing.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! میری عرض سن لیں۔

If I oppose it then under Rule 83 (3), it says, "if the motion for leave to introduce the Bill is opposed, the Chairman, after permitting, if he so thinks fit, a brief explanatory statement by the member seeking leave and the Minister opposing it, may without further debate put the question."

Mr. Acting Chairman: That means the House does not know what the Bill is.

Senator Wasim Sajjad: No, sir, if it is opposed, supposing I

am not opposing it.

تو پھر کیا ہوگا؟ پھر سیدھا چلا جائے گا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ ان کی بات سن لیں پھر میں

My humble submission is that let the member - کروں طرح کس oppose

کہ دیں تو سمجھا explain what it is and then I will say, oppose or not oppose.

یہ کیا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! یہ میرا بل اسی نوعیت کا ہے جس طرح انیسہ زیب طاہر خیلی نے پیش کیا تھا، وہ Family Courts کے متعلق تھا یہ Ordinary مقدمات کے متعلق ہے جو Civil Procedure Court کے تحت file کیے جاتے ہیں اور اس میں صورت حال یہ ہے کہ اس وقت آئین کے مطابق ہماری سپریم کورٹ کو صرف اس چیز کے اختیارات ہیں کہ وہ High Court to High Court مقدمہ تبدیل کر سکتی ہے اور lower courts کا مقدمہ High Court میں تبدیل کر سکتی ہے لیکن High Courts ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں مقدمہ تبدیل نہیں کرسکتیں۔ اس لیے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں مقدمہ تبدیل کرنے کے اختیارات اس وقت کسی کو نہیں ہیں اور سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں جس کا حوالہ Supreme Court Monthly Review,2003 میں ہے، یہ واضح کہا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کو اس کے متعلق قانون بنانا چاہیے۔ یہ Supreme Court کی observation ہے۔ Supreme Court کی اس observation کے تحت عوام کو ایک سہولت دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ اگر ایک آدمی پشاور بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا لاہور بیٹھا ہوا ہے تو اس صورت میں ان کے مقدمے consolidate ہو ہی نہیں سکتے۔ Supreme Court کو اس قانون کے تحت اختیار دیا گیا ہے کہ اگر Supreme Court چاہے تو ایک صوبے سے کوئی بھی مقدمہ کسی دوسرے صوبے میں تبدیل کر سکتی ہے۔ یہ سہولت دینے سے عوام کی بہتری ہوگی، اس سے لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہوگی اور کم از کم ایک ایسا forum create ہو جائے گا جس سے lower courts کے مقدمات بھی یکجا کئے جا سکیں گے اور ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں بھیجے جا سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون عوام کی

بہتری کے لئے ہے اور اسے کمیٹی میں بھیجنا چاہیے اور پھر اس ہاؤس کو بھی اسے پاس کرنا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: Are you opposing it.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: No. I am not opposing it.

Mr. Acting Chairman: Now, I put the motion before the House as moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

(The Motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried. Ch. Muhammad Anwar Bhinder may move item No.9.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to introduce the bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004].

Mr. Acting Chairman: The bill as introduced, stands referred to the Standing Committee concerned. Item No. 10 is in the name of Mr. Sanaullah Baloch. You may explain briefly.

THE CONSTITUTION (AMENDMENT) BILL, 2004

Senator Sanaullah Baloch: Thank you Mr. Chairman. I move for leave to introduce the bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2004].

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Opposed.

سینیٹر جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین! خدا خدا کرکے کوئی ڈیڑھ سال کے

بعد اس ایوان میں میرا یہ The Constitutional (Amendment) Bill, table ہوا ہے۔ 1973 کا آئین، جسے ایک متفقہ آئین قرار دیا جاتا ہے، اس Constitution میں قانون سازی کی دو فہرستیں ہیں۔ ایک فہرست کو وفاقی قانون سازی کی فہرست یعنی Federal Legislative List کہا جاتا ہے اور دوسری فہرست کو Concurrent List کہا جاتا ہے، یعنی قانون سازی کی مشترکہ فہرست، جس میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں مل کر قانون سازی کرتی ہیں۔

جناب والا! جب پاکستان انتہائی بحرانی مسائل سے دوچار تھا، جب ڈھاکہ fall ہوا تھا، East Pakistan بنگلہ دیش کی شکل اختیار کر چکا تھا تو اس وقت 1973 کے آئین میں اتفاق رائے کا جو بنیادی عنصر تھا، وہ یہ تھا کہ Concurrent List جو قانون سازی کی مشترکہ فہرست ہے، وہ دس سال کے بعد پاکستان کے موجودہ Federating Units کو چلی جائے گی اور یہ Concurrent List, Provincial Legislative List کہلائے گی یعنی صوبوں کی قانون سازی کی فہرست۔

جناب والا! پاکستان میں تاریخی طور پر تین آئین بنے ہیں۔ ان میں ایک 1956، دوسرا 1962 اور تیسرا 1973 کا آئین ہے۔ جب 1956 کا Constitution, East and West Pakistan کو balance کرنے کے لئے پیش کیا گیا تو جناب والا! اس میں آپ اندازہ لگائیں کہ Federal Legislative List میں صرف 30 subjects تھے اور اس طرح Provincial Legislative List میں 95 subjects تھے اور Concurrent List میں صرف 19 subjects تھے۔ اس کے بعد جب 1962 کا آئین بنا تو اس میں اختیارات کا ارتکاز تھا اور تمام امور وفاق کے پاس تھے۔ 1973 کے آئین میں جو Federal Legislative List ہے، اس میں 67 subjects ہیں جن پر مکمل طور پر وفاقی حکومت کا اختیار ہے کہ وہ ان پر قانون سازی کرے۔ اس طرح 1973 کے آئین میں حالانکہ پاکستان کو Politically, Constitutionally زیادہ ترقی کرنے کی ضرورت تھی لیکن اس آئین میں Provincial Legislative List سرے سے رکھی ہی نہیں گئی۔ اس کے بعد 1973 کے Constitution میں جو Concurrent List ہے، جناب والا! اس میں 47subjects ہیں۔ جناب والا! میرے اس Bill کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہ جو 1973 کے Constitution میں 47 subjects ہیں جن پر اس وقت کی political

leadership کے درمیان ایک agreement بھی ہوا تھا کہ ہم باقی ماندہ پاکستان کو ایک خوشحال، ایک ترقی یافتہ، قانونی اور جمہوری طور پر مضبوط اور مستحکم ملک بنائیں گے اور یہاں پر وفاقی وحدتوں کو مکمل اختیارات تفویض کریں گے۔ 1970 اور 1973 کے دوران بحرانی سے حالات تھے۔ لہذا، یہ agreement ہوا کہ دس سال کے بعد قانون سازی کی مشترکہ فہرست صوبوں کو منتقل ہو گی۔ جناب والا! آج ہمارے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی ساری قیادت اس وقت بھی اس میں شامل تھی۔ جناب والا! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ صوبوں کے قانون سازی کے اختیار کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! صوبوں میں احساس محرومی اس لئے بھی جنم لے رہا ہے کہ شادی بیاہ، کاروکاری اور معمولی معمولی مسائل پر وہ قانون سازی کے لئے سینیٹ اور قومی اسمبلی کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے امور جن میں سماجی مسائل ہیں، جن میں معاشی مسائل ہیں، جن میں ثقافتی مسائل ہیں---

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب ,please بیٹھ جائیں۔ جی ثناء صاحب۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب! کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اکیسویں صدی میں ایک موقع مل گیا ہے کہ میرے خیال میں Government کی side پر بیٹھے ہوئے لوگ اور ہم سب مل کر، مشترکہ طور پر جو 30 سال پہلے ایک وعدہ ہوا تھا جو ابھی تک صوبوں کے ساتھ وفا نہیں ہو رہا---

(اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان (چوہدری شجاعت حسین) ایوان میں تشریف لائے)

جناب قائم مقام چیئرمین، بلوچ صاحب۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب چیئرمین! آپ کی اور ممبران کی توجہ چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بالکل ہے، ہم سب کی توجہ آپ کی طرف ہے، آپ فرمائیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب چیئرمین! محترم چوہدری شجاعت حسین صاحب آئے ہیں، تشریف فرما ہیں، وہ قومی اسمبلی کے منتخب قائد ایوان ہیں، ہم ان کو یہاں آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور مبارکباد بھی دیتے ہیں۔ شوکت عزیز صاحب کو بھی دیں گے، پرتھوڑا سا جم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلوچ صاحب۔ رضا خان please sit down, no.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب! محترم چوہدری صاحب بھی تشریف فرما ہیں، ان کے بزرگوں کا بھی اس وقت بڑا کردار رہا ہے 30 سال پہلے کے وعدے میں کہ Concurrent List کے مطابق صوبوں کو قانون سازی کے اختیارات دینے کی، قانون سازی کی مشترکہ فہرست جسے Concurrent List کہا جاتا ہے، وہ منتقل کرنے کی جس میں 47 subjects ہیں۔ اب میری حکومت سے گزارش ہے کہ جناب والا! صوبوں کے جو اختیارات ہیں، ان میں جو احساس محرومی ہے یا وہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمیں چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئے مرکز کی طرف دیکھنا پڑتا ہے تو آپ ازراہ مہربانی پیار اور محبت کا مظاہرہ کریں، خلوص کا مظاہرہ کریں، تھوڑا سا تدبر کا مظاہرہ کریں۔ اگر آج یہ ایک Opposition bill کی طرف سے پیش ہوا ہے جو Concurrent List کے بارے میں ہے، 47 subjects ہیں، اس کو یہ بڑے پیار اور محبت سے تسلیم کرلیں، جو وعدہ 30 سال بعد وفا نہیں ہو سکا، آج اس جدید ترقی یافتہ پاکستان میں، اکیسویں صدی میں اس وعدے کو وفا کرتے ہوئے Concurrent List کے جو 47 subjects ہیں، ان تمام کا نام تبدیل کر کے provincial legislative list رکھ دیا جائے۔ جناب والا! یہ میری ترمیم کے حوالے سے گزارشات ہیں۔ Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Raza Harraj sahib.

Mr. Muhammad Raza Hayat Harraj: Sir,

میری submission یہ ہے کہ جو proposed Constitutional amendment ہے

it is repugnant to the spirit of the Constitution sir, this is my primary submission sir.

Secondly sir, this Constitution guarantees the equal rights throughout the provinces and there is a concept of the Federation, we are a federal society, a federal country and that the rights and that the

divisions of the federating units as enumerating in the Constitution are very clearly elaborated sir. Secondly sir, the proposed amendments by the honourable Senators, they referred to the Article-70, Article-140, 141, 142, 143 sir, of course, there are 4th Schedule which has clearly elaborated the Concurrent List and the Federal Legislative List. By indulging into this debate sir, we shall be demaging the concept of the Federation in Pakistan. Secondly sir, Article-143 of the Constitution as it is, as stands today sir, it assures and guarantees the repugnancy of a statute which is against the spirit of a Federal statute or repugnant to the spirit of the Constitution sir. Sir, in this premises, I shall humbly submit that this proposed Constitutional amendment is repugnant to the spirit of the Constitution and it is opposed, therefore, sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی وسیم سجاد صاحب فرمائیں۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, the honourable member Mr. Sana Baloch, he has mainly built on the numbers game.

کہ جی وہاں پر اتنی بڑی لسٹ ہے اور اتنی بڑی لسٹ ہے۔ اس وقت آئین کے مطابق صرف دو لسٹیں ہیں۔ ایک لسٹ ہے جس کو federal list کہتے ہیں اور federal list کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پر قانون سازی کا اختیار federal legislature یعنی کہ سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کو ہے۔ سینیٹ چاروں صوبوں کا ایک نمائندہ ہاؤس ہے۔ Concurrent list اس کو کہتے ہیں کہ جہاں پر صوبے کو بھی اختیار ہے اور centre کو بھی اختیار ہے لیکن اگر دونوں میں تضاد آ جائے تو پھر centre کا قانون اس پر حاوی ہوتا ہے۔ یہ جو انہوں نے فرمایا کہ جی کاروکاری کا مسئلہ ہے تو کاروکاری کے مسئلے پر صوبے legislate کر سکتے ہیں ' "Karokari" is a an aspect of criminal law and criminal law is in the concurrent field. تو یہ کوئی numbers

game نہیں ہے۔ ہمارے جو بھائی اُس طرف بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے یہ متفقہ آئین 1973ء میں پاس کیا، اسُ وقت اس چیز پر اتفاق کیا گیا تھا کہ دولسٹیں ہوں گی۔ کسی زمانے میں تین بھی ہوا کرتی تھیں، Federal, Provincial and Concurrent, اتفاق ہوا تھا کہ جی دولسٹیں ہوں گی اور یہ جو ہم residuary power کہتے ہیں، residue کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی چیز اگر کسی لسٹ میں نہیں ہے تو وہ کدھر جائے گی، تو یہ صوبوں کو جائے گی، residue کا مطلب ہے کہ جو چیز بچ گئی ہے۔ جس وقت آئین بنایا جاتا ہے تو اس وقت بیشمار چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ ذہن میں نہیں ہوتیں، شاید اس وقت I.T کا تصور نہ ہو۔ ایسی چیزیں جو کہ اس وقت کسی کے ذہن میں نہیں تھیں ان کو ہم residuary کہتے ہیں اور ایک سوچی سمجھی scheme کے تحت یہ تمام powers صوبوں کو دی گئی تھیں لیکن اگر کسی stage پر اتفاق ہوتا ہے یعنی پاکستان کی federation کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں صوبوں کو مزید اختیارات دینے چاہییں تو میرے خیال میں اس کے لئے Consensus کی ضرورت ہے۔ Consensus کا یہ مطلب ہو گا کہ تمام parties یہ نہیں کہ ایک ثناء بلوچ صاحب کہیں کہ جی ہم change کرنا چاہتے ہیں، نہیں وہ پھر ایسا قانون ہونا چاہیے کہ جس میں مسلم لیگ کا بھی اتفاق ہو، جس میں پیپلزپارٹی کا بھی اور جو ہمارے عالم صاحبان ہیں ان کا بھی اتفاق ہو، خالی ثناء بلوچ صاحب کا نہ ہو۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل ایک مخصوص سوچ کی نمائندگی کرتا ہے تو اس لئے ہم اس کو oppose کرتے ہیں، ہم تمام ان چیزوں کو welcome کریں گے جو Consensus کی بنیاد پر ملک کو بہتر اور مضبوط بنانے کے لئے پیش کی جائیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. There is no point of order.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب! تھوڑی سی clarification کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Alright.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ ، Thank you very much sir. - جناب! محترم وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ یہ ایک مخصوص سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہاں پر بیٹھی ہوئی جو تمام سیاسی جماعتیں ہیں وہ اس کے حق میں ہیں اگر آپ ایک ایک سے رائے لینا چاہیں تو ے

سکتے ہیں۔ میں نے تو کہا کہ یہ شروعات ہے، آپ آج ایک تدبر کا مظاہرہ کریں۔ میں نے numbers game نہیں گنوائے، جناب میں نے تینوں constitutions کے اور 1956ء کے constitution میں جس میں ہمارے بنگالی بھائیوں کا بڑا کردار تھا، ان کی خواہش کے تحت ہم نے 95 subjects provincial legislative list کے بنائے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ جی جو residue باقی رہ گئے ہیں وہ سارے صوبوں کے ہیں۔ جناب! federal and concurrent list کو جو 1973ء کے constitution میں ہے، اس کو اگر آپ تفصیل سے پڑھیں تو ہمارے federal legislative list میں 67 ہیں اور concurrent list میں 47 ہیں، ان دونوں کا اگر آپ مطالعہ کریں اور پھر اس کے بعد 36 points ہیں اس کے subjects 6 schedule میں ہیں، ان پر President of Pakistan کی اجازت کے بغیر قانون سازی نہیں ہوسکتی۔ جناب والا! ان سب کو اگر اکٹھا کریں تو تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ subjects ایسے بن جاتے ہیں جن میں صوبوں کے ہاتھ اور پاؤں بالکل باندھ دیئے گئے ہیں۔ لہذا ایک کھینچاؤ کی سی صورتحال ہے۔ آپ بسم اللہ کریں، سب consensus موجود ہے، JWP والے بیٹھے ہیں، پختون خواہ ملی عوام والے بیٹھے ہیں، پاکستان پیپلزپارٹی بیٹھی ہے، یہاں پر سارا MMA ہمیں support کر رہا ہے، آپ پوچھ سکتے ہیں۔ صرف ایک مسلم لیگ کی بات ہے تو مسلم لیگ بھی پیار اور محبت کا مظاہرہ کرے۔ میرے خیال میں آج یہ concurrent list آسانی سے صوبوں کو منتقل ہو جائے گی اور صوبوں کی خود اعتمادی بڑھے گی۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. I put the motion before the House.

(The Motion was rejected)

Mr. Acting Chairman: With Leader of the House I want to make a very short statement. The Prime Minister is here. I welcome the Prime Minister. He is not a stranger, he has been in this House. Raza Sahib, please sit down.

آپ بیٹھ جائیں۔

When the Chair is speaking please sit down. I purposely tell you that I had made a promise to the Senate that I should speak to the Prime Minister regarding the presence of the Ministers. I saw him this morning and I explained the situation to him. He is fully aware of it and he said that he will make sure that attendence will be better, not only that I also have mentioned certain attitude problems and he knows that. I think he will shed the light himself. Prime Minister sahib.

(اس موقع پر تالیاں بجائی گئیں)

PRIME MINISTER'S ADDRESS TO THE SENATE

چوہدری شجاعت حسین (وزیر اعظم)، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا اور پورے House کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ جب میں House میں آیا تو اس وقت جب پروفیسر غفور صاحب اور ہمارے دوسرے بھائی میرے پاس آکر مجھے ملے۔ میرا دل تھا کہ میں خود جاکر ان کے احترام میں ان سے ملوں جس کا مجھے بہت احساس ہے۔ جس طریقے سے میرے آنے پر خوش آمدید کہا۔ اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ثناء بلوچ صاحب Constitution کی بات کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ یہ Constitution, میرا خیال ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ سب نے Constitution پڑھا ہوا ہے۔ ہر چیز لکھی ہے۔ اب اس کے اوپر عمل کی بات ہے کہ عمل کیسے کیا جائے؛ Provincial autonomy کی بات کی۔ اگر ہم عمل کریں تو بات بنتی ہے۔ ایک سپاہی کی بھرتی کے لئے Interior Minister یا Prime Minister اگر یہاں سے list ارسال کریں گے تو پھر provincial autonomy کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس پر عمل کی بات ہے۔ میرے پاس وزیر اعظم کے عہدے کی امانت تھوڑے عرصے کے لئے ہے۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ اس کو خوش اسلوبی کے ساتھ

ادا کروں اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت سمجھ کر میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ اس پر پورا اتر جاؤں۔ میری یہ خواہش ہوگی اور التجا بھی ہوگی کہ ہمارے تمام جو معزز ممبران ہیں اس House کے اور قومی اسمبلی کے وہ میری راہنمائی کریں تاکہ میں اپنی ذمہ داری پر پورا اتر سکوں اور جناب شوکت عزیز صاحب کو یہ امانت حوالے کر سکوں اور وہ قائد ایوان منتخب ہو سکیں۔

(اس موقع پر تالیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا خان صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ آپ فرمائیں۔

FELICITATION TO THE PRIME MINISTER ON HIS ELECTION.

جناب رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ایک خاص موقع پر اپنی رائے کے اظہار کا موقع فراہم کیا۔

Mr. Acting Chairman: But very short.

جناب رضا محمد رضا، بہت short کروں گا۔ جناب چیئرمین! ہمیں خوشی ہے کہ ایک وزیر اعظم کا انتخاب ہوا ہے جو ایک سیاسی اور عوامی آدمی ہے۔ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوا ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ ہمارے شجاعت صاحب کو بڑی شہرت حاصل تھی کہ وہ اس پارلیمان کی ایک اہم پارٹی کے لیڈر ہیں لیکن اس کے اعلان کے ساتھ ایک ایسے وزیر اعظم کا اعلان ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا خان صاحب! اگر طول دیتے ہیں تو صحیح طرح سے دے دیں۔

جناب رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! ہم پڑھتے تھے کہ

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔

ایک جمالی صاحب کو ہم نے کوچے سے نکالا اور اس معزز شخص کو منتخب ہوتے ہی ہم نے بے

عزت کیا۔ اس کی موجودگی میں ایک ایسے وزیراعظم کا انتخاب کیا جس کا پاکستان میں کوئی interest نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا خان صاحب، اب آپ بیٹھ جائیں۔ ان کا mic off کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بابر خان آپ بولیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، مولانا گل نصیب صاحب! بیٹھ جائیں۔ رضا خان بیٹھ جاؤ۔ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ بولیں۔ جی۔

چوہدری شجاعت حسین (وزیراعظم)، جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے۔ ایک چیز کا صرف میں جواب دینا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ اس ہاؤس کا ہر ممبر اس ہاؤس میں ہو یا نیشنل اسمبلی میں ہو یا اس ملک کے اندر ہو اور وہ نمائندگی کر رہا ہو چاہے Upper House کی چاہے Lower House کی اس کا address Islamic Republic of Pakistan ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

چوہدری شجاعت حسین (وزیراعظم)، اس کا نہ کوئی دوبئی کا address ہے نہ سعودی عربیہ کا ہے نہ انگلینڈ کا ہے نہ کسی اور جگہ کا۔ اس لئے جو یہاں پر موجود ہیں ان کا address اگر کسی کو نہیں معلوم تو میری آپ سے گزارش ہوگی کہ وہ خط کے اوپر لکھ کر معلوم کرلیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، عباسی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ No, no, it is not a court; its the Senate عباسی صاحب! بیٹھ جائیں۔ مولانا گل نصیب صاحب۔

(مداخلت)

Senator Wasim Sajjad: Sir, this statement has been made that

Mr. Shaukat Aziz is not a citizen, I would like to categorically state that he is the citizen of Pakistan, he has been a citizen of Pakistan, he will remain a citizen of Pakistan.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: To my mind a man who is born in Pakistan whether he goes abroad for twenty years still he is a Pakistani. As simple as that.

(Thumping of desks)

Mr. Acting Chairman: No madam whatever you hold. Does he look like a viking? Maulana Naseeb Sahib please.

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے موقع دیا اس مبارک موقع پر ایوان میں جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب، وزیراعظم پاکستان جو منتخب وزیراعظم ہیں یہاں تشریف لائے ہیں میں متحدہ مجلس عمل کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ جیسا کہ ایک پارلیمانی نظام اس ملک میں چل رہا ہے اور اس میں پارلیمانی اور جمہوری انداز سے یہ تبدیلی آئی ہے، میں اس وقت یہ بھی عرض کروں گا کہ مارشل لاء سے جمہوریت جتنی بھی کمزور ہو وہ بہتر ہوتی ہے ۔ یہ جو جمہوری انداز سے تبدیلی ہوئی ہے بہرحال یہ ملک اور قوم کے لئے مارشل لاء سے زیادہ بہتر اور افضل ہے ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، اس وقت ایوان کے اندر ان کا آنا اور ایوان کا شکریہ ادا کرنے پر بھی ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ ۔ جی بابر خان غوری۔

You have your chance, last speaker. No more, this is not the way, we have a business. I think one or two speakers from here, Maulana has

spoken from there.

بابر صاحب آپ بولیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Two people have spoken from this side, Rabbani for God's sake. Two of you have spoken. Let's give a chance on... you would please sit down.Please sit down.

سینیٹر بابر خان غوری ، جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ پہلے تو ہم وزیراعظم چوہدری صاحب کو سینٹ میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایک ایسی شخصیت آج ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شوکت عزیز صاحب جو expected prime minister ہیں ان کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج ابھی جو اپوزیشن کی طرف سے ایک الزام لگایا گیا مجھے اس پر بڑا افسوس ہوا۔ یہ بات تو ایک طرف کہ شوکت عزیز صاحب نے یہ deny کیا ہوا ہے۔ پہلے بھی یہ بات clear ہو چکی ہے کہ میں نے کوئی citizenship نہیں لی لیکن فرض کریں کہ اگر وہ لیتے بھی ہیں تو لاکھوں پاکستانیوں کی آج اس سینیٹ کے اندر توہین ہوئی ہے، ان پاکستانیوں کی جو بیرون ملک جاتے ہیں وہاں پرتعلیم حاصل کرتے ہیں، وہاں پاکستان کے لئے محنت کرتے ہیں، revenue بھیجتے ہیں اور ان کو پاکستان کے قانون کے مطابق ، جو برطانیہ میں ہیں، کینیڈا میں ہیں، یو ایس اے میں ہیں، یہ پاکستان کا قانون ہے کہ ان کو دوہری شہریت رکھنے کی حکومت پاکستان خود اجازت دیتی ہے۔ یہ اگر قانون کو دیکھ لیتے تو وہ یہ بات نہ کرتے۔ میں شوکت عزیز صاحب کی بات نہیں کر رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ لاکھوں پاکستانی، اگر یہ خبر پڑھیں گے تو ان کے دل پر کیا گزرے گی کہ اگر وہ پاکستان سے باہر جا کر رہ رہے ہیں، اگر وہ کینیڈا میں ہیں، اگر وہ برطانیہ میں ہیں، اگر وہ امریکہ کے اندر ہیں، وہ محنت کر رہے ہیں، کام کر رہے ہیں، بچوں کوتعلیم دے رہے ہیں، ساتھ ساتھ پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں۔ جو revenue پاکستان میں آتا ہے اس میں ایک بہت بڑی تعداد پاکستانیوں کی revenue بھیجتی ہے جس سے آج پاکستان کا خزانہ مضبوط ہوا ہے۔ میں

سمجھتا ہوں کہ آج ان کی توہین ہوئی ہے۔ ہمیں یہ الفاظ حذف کرنے چاہیئں ان پاکستانیوں کے لئے جن کی خدمات ہیں۔ ہم شرمندہ ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے فاضل رکن دوست ان الفاظ کو واپس لیں گے کیونکہ اگر کوئی پاکستانی باہر رہتا ہے ۔ دوسری بات ہمارے سینیٹ میں خواجہ صاحب ہیں، عبداللہ ریاض ہیں، ہمارے سواتی صاحب ہیں، یہ سب پاکستانی ہیں۔ یہ وہاں پر رہتے ہیں یہ پاکستانی ہیں۔ .They are Pakistanis اگر وہ claim کر رہے ہیں، یہ بھی claim کر رہے ہیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جب شوکت عزیز صاحب سینیٹر بنے تھے تو اس وقت آپ کو خیال نہیں آیا کہ ان کا address کیا ہے۔ اس وقت آپ کو خیال نہیں آیا کہ وہ پاکستانی ہیں یا نہیں ہیں۔ اس وقت اگر آپ کہتے تو بات سمجھ میں آتی کہ ہاں! واقعی آپ کو کوئی درد ہے لیکن مخالفت برائے مخالفت نہیں ہونی چاہیے۔ آج ایک آدمی جس نے prove کیا، اس کا تین سالہ ماضی کا دور موجود ہے جس میں انہوں نے وزیر خزانہ کی حیثیت سے کام کیا ہے، ایک بھی کرپشن کا الزام بتا دیں۔ ایک SRO بتا دیں جو کسی کی favour میں دیا ہو۔ اس نے SRO culture کو ختم کیا۔ پاکستان کے اندر معیشت کو مضبوط کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تعریف کرنی چاہیے۔ ان پاکستانیوں کو جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں ان کو ہم appreciate کرتے ہیں چاہے انہوں نے دوہری شہریت رکھی ہوئی ہے لیکن پاکستان کے قانون نے ان کو اجازت دی ہے۔ ہم ان کو سلام پیش کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، شکریہ۔ اس کے بعد let me say one thing.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Point of personal explanation, point of clarification.

Mr. Acting Chairman: Point of clarification.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، بابر غوری صاحب نے مجھے address کیا ہے۔ میں نے اس floor of the House پر کھڑے ہو کر کہا ہے کہ جناب شوکت عزیز صاحب US citizen ہیں اور میں اس پر قائم ہوں اور میں اس کو بالکل deny نہیں کرتا۔ ختم ہوگئی بات ۔

Mr. Acting Chairman: Raza Rabbani sahib, you are a

democrate, let's get the things out of the way.

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, you do not have to get me out of the way.

Mr. Acting Chairman: No, I wanted to finish it. Keep the democratic norms and please there is one thing when we have a guest first time in the House.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ، آغا صاحب! میں آپ کو بھی ٹائم دوں گا، آپ کے لئے بھی اچھا ہو گا کہ آپ سب باتیں سن کر جواب دیں۔ آغا صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ، بھئی وہ ان کا point of personal explanation تھا۔ جی رضا صاحب فرمائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے تو میں چوہدری صاحب کو سینیٹ کے اندر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جیسے آپ نے rightly point out کیا کہ یہ ہاؤس چوہدری صاحب کے لئے کوئی نیا ہاؤس نہیں ہے وہ یہاں پر ممبر کی حیثیت سے بھی رہے۔ پھر as a Minister for Interior بھی اس ہاؤس میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ آج میں ان کو Pakistan Peoples Party اور Opposition کی جانب سے وزیر اعظم کو، میں اس کے ساتھ کوئی suffix نہیں لگاؤں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آئین کے تحت صرف ایک ہی وزیراعظم ہو سکتا ہے، اس عہدے پر elect ہونے کی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے آئین میں اس کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ کوئی شخص چاہے وہ کسی House کا member بھی ہو کہ وہ Prime Minister in waiting ہے۔ اس میں آئین بڑا واضح ہے اور بڑا clear ہے کہ ملک کا ایک ہی وزیر اعظم ہوتا ہے لیکن غالباً election میں ان

کو جتوانے کے لیے یہ suffix لگانا ضروری تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ ایک democratic House ہے اور یہاں پر بہت سارے سیاسی کارکن بیٹھے ہیں، دونوں sides of the divide پر اور ان تمام سیاسی کارکنوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اور وہ لمحہ فکریہ جناب چیئرمین صاحب! یہ ہے کہ پہلے تو پاکستان کی establishment نے Opposition میں بیٹھے ہوئے تمام سیاسی کارکنوں کو persona non grata declare کیا اور ان کی hounding اور ان کی پارٹیوں کو توڑنے کا سلسلہ شروع سے جاری رہا لیکن اس میں ایک بچت ایک حد تک ہمیشہ سے چلتی آئی تھی۔ وہ یہ ہے کہ وہ سیاستدان جنہوں نے establishment کی policies کا ساتھ دیا، انہیں وہ آگے لے کر چلے اور آگے بڑھتے رہے۔ جناب چیئرمین صاحب! اب جو تبدیلی آئی ہے اس کی وجہ سے میں اس کو لمحہ فکریہ کہتا ہوں کہ یہ ایک بڑے خطرناک رجحان کی طرف نشاندہی کر رہی ہے۔ وہ خطرناک رجحان یہ ہے کہ اب یہ بات ثابت ہوئی جب یہ کہا گیا کہ چوہدری شجاعت صاحب ایک مخصوص وقت کے لئے وزیر اعظم بنے ہیں اور ان کا متبادل جو ہے اس کا تعلق نہ اس side سے ہے اور نہ اس side سے ہے، کسی side سے بھی نہ تو سیاسی کارکن ہیں اور نہ ہی سیاسی جماعت سے ہیں بلکہ جب وہ elect بھی ہوئے تو وہ elect ہوئے on the basis of a technocrat اور اس سے یہ بات اب سامنے آئی کہ جو civil military bureaucracy ہے وہ دونوں sides سے یعنی وہ سیاستدان جو حکومت کے ساتھ چلتے آئے ہیں، اب وہ ان کو بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

Mr. Acting Chairman: You can say the same thing about India.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! آپ مجھے مکمل کر لینے دیں، اب وہ ان کو بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ان کو بھی پیچھے دھکیلا جا رہا ہے اور ایک technocrat کو سامنے لایا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! جب ہم technocrats کی history میں جاتے ہیں تو مجھے یہ بات بڑے خوف سے کہنی پڑتی ہے۔ مجھے یہ بات بڑے خوف اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ پھر ہم ایوب خان کے دور کے اندر چلے جاتے ہیں، جب technocrats کو اس

وقت بھی لایا گیا اور technocrats کی decade of reform منائی گئی کہ انہوں نے economy کو بہتر بنا دیا ہے۔ انہوں نے 21 خاندانوں کی economy کو ضرور بہتر بنایا تھا لیکن عام آدمی کی حالت جوں کی توں رہی۔

Mr. Acting Chairman: We are here yet to see that.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman Sahib, we are not here, not yet to see

جو شوکت عزیز کے بجٹ کا effect ہے وہ یہ ہے کہ پیٹرول سستی اور آٹا مہنگا یہ کل کا Prime Minister ہے جو لایا جا رہا ہے۔

سینیٹر مسز گلشن سعید، میں ان کا جواب دوں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ ابھی بیٹھ جائیں۔ آپ تھوڑی بعد جواب دے دیں۔ آغا صاحب! آپ بولیں۔

سینیٹر مسز گلشن سعید، میں بولوں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! آپ بولیں but lets say within norms, no emotionalism please آپ please بیٹھ جائیں۔ آغا صاحب! آپ بولیں۔

Why are you waiting.

سینیٹر مسز گلشن سعید، میں کیوں بیٹھوں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کھڑی رہیں اور آغا صاحب آپ بولیں۔ آپ دیکھیں میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔

سینیٹر مسز گلشن سعید، جب House شروع ہوا اس وقت بھی میری باری تھی، آپ نے کہا میں آپ کو دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اب تو آپ بول بھی چکی ہیں، اب تو بیٹھ جائیں۔ جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، بڑی خوشی کی بات ہے جناب چیئرمین ! کہ treasury benches کی طرف سے بھی اور opposition کی طرف سے بھی ہمارے قائد محترم جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کو ان کے وزیر اعظم منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی گئی- یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا انتخاب اگر ووٹ کے ذریعے نہیں تو opposition دل و جان سے اسے تسلیم کرتی ہے لیکن بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ (XXX) ساتھ ہی ساتھ انہوں نے جو پخ لگائی-

Mr. Acting Chairman: This is very un-parliamentary. I will scrub that off.

سینیٹر کامل علی آغا، جو انہوں نے پخ لگائی اور اعتراض کیا کہ ------

جناب قائم مقام چیئرمین، اگر آپ کہتے ہیں کہ "پھول بھی دیتے ہیں کانٹوں کے ساتھ" تو بہتر تھا.

سینیٹر کامل علی آغا، چلیں اس کو "پھول بھی دیتے ہیں تو کانٹوں کے ساتھ" کر لیتے ہیں- لیکن جو میں نے مثال دی تھی وہ کوئی غلط نہیں تھی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے ہمیشہ ہم سے زیادہ موقع opposition کے ممبران کو دیا اور جب آپ نے کبھی ایک مرتبہ بھی یہ کوشش کی کہ treasury benches کو موقع دیا جائے تو ادھر سے اعتراض آیا لیکن آج ہم بڑا جائز اعتراض کرنے لگے ہیں کہ شوکت عزیز صاحب کو تو یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب یہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں حالانکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شوکت عزیز پاکستان کا کماؤ پتر ہے- اس نے پاکستان کی عزت میں بھی اضافہ کیا- یہ وہ شخصیت ہے کہ جب یہ بطور وزیر خزانہ کسی ملک کے دورے پر جاتے ہیں تو وہاں کا Prime Minister انہیں receive کرنے کے لیے آتا ہے- یہ اعزاز ہے اس کے professional conduct اور اس کی پیشہ ورانہ قابلیت کا' اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بین الاقوامی طور پر اس کی شناخت موجود ہے اور لوگ ان کی عزت کرتے ہیں حالانکہ جناب چیئرمین! دیکھیں میں معترض ہوں اس بات پر کہ آپ ہماری بات تحمل اور بردباری سے

(الفاظ (XXX) بحکم قائم مقام چیئرمین حذف کیے گئے)

سنیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ نے جتنا موقع ان کو دیا اتنا موقع آپ ہمیں بھی ضرور دیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ میں آپ کو respectfully submit کر رہا ہوں کہ یہ آپ کو آج برداشت کرنا پڑے گا اور ہماری بات سننی پڑے گی۔ جناب محترم! اس ملک میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اربوں روپے کے بنک اکاؤنٹ ناجائز طریقے سے پاکستان سے لوٹے ہوئے، سنبھالنے کے لیے خودساختہ جلاوطنیاں کاٹی جا رہی ہیں۔ ان پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ایک پاکستانی شخص، اپنی محنت سے، اپنی لگن سے، اپنی قابلیت سے پاکستان کا نام روشن کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ان کو دادتحسین پیش کرنی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس House کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ آج ہمارے قائد محترم چوہدری شجاعت حسین صاحب جو سابقہ ممبر ہیں اس House کے، وہ آج وزیر اعظم ہیں اور پاکستان کے آئندہ وزیر اعظم، جن کو ہمارے قائد چوہدری شجاعت حسین صاحب نے نامزد کیا ہے، وہ بھی اس House کے ممبر ہیں۔ اس House کو یہ اعزاز ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Agha sahib.

سینیٹر کامل علی آغا، میں ایک بات مزید کرنا چاہوں گا۔ میری ایک بات آپ سن لیں کہ یہاں پر ایک بہت بڑی غلط بیانی کی گئی۔ میں بڑا احترام کرتا ہوں محترم رضا ربانی صاحب کا، وہ میرے بھائی ہیں، محترم ہیں لیکن جب انہوں نے یہ کہا کہ شوکت عزیز صاحب technocrat کی seat پر election لڑے تھے تو یہ ایک غلط بات ہے کہ شوکت عزیز صاحب ٹیکنوکریٹ کی سیٹ پر الیکشن لڑے تھے۔ یہ غلط بات ہے۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ شوکت عزیز صاحب پنجاب کی جنرل سیٹ سے منتخب ہو کر اس ہاؤس کے نمائندے بنے اور نمائندگی فرما رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ بات نوٹ کرلیں کہ پاکستان کے عوام شوکت عزیز کو ایک ایسا انعام دیں گے اس کی اقتصادی کامیابیوں پر جو اس نے اس ملک کے اندر اس ملک کو --- جناب افسوس سے کہتا ہوں کہ یہ پاکستان دیوالیہ ہو چکا تھا جب شوکت عزیز اس ملک کا وزیر خزانہ بنا۔ آج اس نے اس کو اقتصادی طور پر اتنا مضبوط کیا۔ لاکھوں بلین ڈالرز آج پاکستان کے assets ہیں ----

(الفاظ (XXX) بحکم قائم مقام چیئرمین حذف کیے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب ! آپ کی تقریر کافی لمبی ہو چکی ہے ، شکریہ۔ مولانا سمیع الحق صاحب۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق ، جناب چیئرمین ! میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں چوہدری شجاعت حسین کی آمد کا خیرمقدم کروں۔ وہ ایک خاندانی روایات کے حامل اور بڑی خدمات کے حامل خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور جمہوری طریقے سے بہت بڑی اکثریت کے ساتھ پارلیمنٹ نے ، قومی اسمبلی نے ان کو منتخب کیا ہے ۔ بے شک بعض مجبوریاں اور رکاوٹیں تھیں اور کچھ پالیسیوں کے بارے میں ہم تحفظ چاہتے تھے ۔ اس وجہ سے ہم چوہدری صاحب کو ووٹ نہیں دے سکے اور خاندانی تعلق ، روایات مجبوراً ہم نے نظرانداز کئے اصولوں اور پالیسیوں کی وجہ سے ۔ لیکن بہرحال انہوں نے پہلی تقریر میں ہمارا دل خوش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اسلامی ، اخلاقی اقدار کا تحفظ کروں گا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مشعل راہ بنانے کا انہوں نے اعلان کیا ہے ۔ اب ہماری دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم خاندان کے اس عظیم سپوت کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ چوہدری ظہور الٰہی کے وقت سے ہمارے والد ماجد اور ان کا تعلق چلا آ رہا ہے لیکن میرے خیال میں وہ جمہوری شخص ہیں ۔ ہم نے جمہوری طور پر اپنا حق استعمال کیا ، abstain کیا ۔ میں ایم ایم اے کی طرف سے بھی اور اپنی جماعت کی طرف سے بھی ان کو دل و جان سے مبارکباد دیتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو بڑی فراخدلی سے جو جمہوری طور پر انتخاب ہوا ہے ، اسے ہمیں قبول کر لینا چاہیے اور جو ماضی کے قصے ہیں ان میں نہیں پڑنا چاہیے ، شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ مولانا صاحب شکریہ ۔ انیسہ زیب صاحبہ۔

سینیٹر آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی، جناب چیئرمین ! میں سب سے پہلے اس ایوان میں نو منتخب وزیراعظم جناب چوہدری شجاعت حسین کے ادھر آنے پر اور ان کے اس منصب کو سنبھالنے پر اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔ میں سمجھتی ہوں کہ چوہدری صاحب نے ایک ایسی روایت نہ صرف آج بلکہ آج سے انیس ماہ پہلے بھی قائم کی جہاں

انہوں نے اقتدار کو خود اپنے سے دور کیا اور چھوٹے صوبوں کو یا جو وہاں کے موزوں ترین امیدوار ہیں اب دوسری دفعہ ان کو موقع دینے کا فیصلہ کیا

which shows his magnanimity and political acumen. I must congratulate him for that.

جناب چیئرمین! اپنی جتنی خواتین اراکین ہیں ان کی طرف سے بھی جناب چوہدری صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جتنی بھی مدت وہ اس منصب پر رہیں گے وہ انشاء اللہ پاکستان میں جمہوریت کے استحکام کے لئے ہر روز ایک نئی مثال قائم کریں گے۔ میرے جو ساتھی اور colleagues ہیں جنہوں نے اس وقت آئندہ مستقبل کے وزیر اعظم انشاء اللہ تعالیٰ اور موجودہ ہمارے colleague اور Finance Minister جناب شوکت عزیز صاحب کے بارے میں جو بات کی ہے I would like to clarify just two of those points.

جناب عالی! ایک بڑے ہی منظم طریقے سے ملک میں campaign چلائی جا رہی ہے جسے disinformation کہا جانا چاہیے اور باوجود اس کے کہ جناب شوکت عزیز نے خود اپنے طور پر بارہا اپنے interviews میں' press talks میں صاف اور برملا طریقے سے یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے کبھی بھی پاکستان کے پاسپورٹ کے علاوہ کسی ملک کے پاسپورٹ کو ترجیح نہیں دی' یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ he is a citizen of Pakistan اور جو Article 63(c) کے دائرے میں ایک disqualification ہے of being a member of National Assembly وہ اس میں نہیں آتے ہیں۔ دوسرا مجھے یہ حیرانی ہے کہ بجائے اس بات پر فخر کرنے کے کہ ہمارے ایک Senator colleague, whether he is a technocrat or he is a Pakistani جو self-made شخص ہیں' ہمیشہ پاکستانی سکولوں میں انہوں نے تعلیم حاصل کی اور ہمارے لیے فخر کا باعث ہیں کہ اپنی حلال کی محنت کے ساتھ پورے تیس سال انہوں نے ملازمت کی اور ایک بڑے global مالی ادارے کے Head رہے اور ہم انہیں non-Pakistani ہونے کے خطاب دے رہے ہیں جبکہ ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیے کہ یہ ہمارے لیے عزت کا مقام ہے کہ ہمارا ایک شخص جا کے دنیا کے مالی معاملات میں چھا رہا ہے۔بجائے اس کا credit لینے کے ہم اسے ---

Mr. Acting Chairman: Thank you, Anisa Bibi Sahiba, it is alright.

Senator Miss Anisa Zeb Tahir kheli: No, not thank you, I would like to clarify one more point, sir. Thank you very much for that.

میں آپ کو دوسری بات بتانا چاہ رہی ہوں کہ جناب شوکت عزیز صاحب سینیٹ کے ممبر ہیں۔ سینیٹ کو اس پر زیادہ فخر محسوس کرنا چاہیے۔ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا میں ابھی حال ہی میں یہ مثال قائم کی گئی ہے اور راجیہ سبھا کا ایک ممبر وہاں کا Prime Minister, who is supposed to be a technocrat اور اسی طریقے سے وہ financial matters کے ایک expert مانے جاتے ہیں، اگر ہمارے Constitution میں provision ہوتی تو شاید ہو سکتا ہے میں چوہدری صاحب کی بصیرت کو جانتے ہوئے کہہ سکتی کہ شاید اسی طرح ہی شوکت عزیز صاحب وزیر اعظم ہو جاتے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو آپ لائیں وہ۔ اکبر خواجہ صاحب۔ پروفیسر صاحب! ان کی باری ہے وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں جی. let him speak

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: بہت شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں بابر غوری صاحب کی اس quote کو کہ انہوں نے میرا نام mention کیا ہے کہ اس ہاؤس میں کئی اور بھی expected Pakistani community کے members موجود ہیں، میں ان کی تصحیح کر دوں کہ میں نے کبھی پاکستان کے علاوہ نہ کوئی اور شہریت رکھی ہے اور نہ کسی شہریت کے لئے apply کیا ہے۔ ان کی تصحیح کے لیے کہ کئی پاکستانی ہیں جو UN کے ساتھ اور international organizations کے ساتھ کام کرتے ہیں ۔ وہ special visa G-4 پر کام کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی تصحیح کے لیے ہے لیکن اسی point of order سے ----

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ point of order نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: اچھا جی point of order نہیں تھا، ان کی تصحیح تھی۔ میں جناب نو منتخب وزیر اعظم کو welcome کرتے ہوئے ان کے اس بیان کو بھی

welcome کرتا ہوں کہ accountability کا عمل judiciary کے تحت ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! اس وقت جو NAB کے چیئرمین ہیں شاید اس qualification کو پورا نہیں کرتے جو Supreme Court کے جج کے لیے required ہے۔ میرا خیال ہے چوہدری صاحب کی موجودگی میں اس کا ذکر کرنا مناسب تھا۔ بہت شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much, Durrani Sahib.

سینیٹر جناب محمد علی درانی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں وزیر اعظم پاکستان جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کو اس عہدے کو سنبھالنے پر مبارکباد دوں گا اور آج یہاں ان کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہوں گا۔ زیادہ وقت لیے بغیر میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس ملک کے اندر گزشتہ آٹھ دس دن میں ماضی کی ان روایات کو توڑا گیا ہے جن روایات کی وجہ سے اور افراد کی وجہ سے منتخب اداروں اور پارٹیوں کا عزت و احترام ہوا کرتا تھا۔ اس ملک کی یہ روایت تھی کہ یہاں کسی وزیر اعظم کے جانے اور آنے کی قیمت ان دونوں ایوانوں کے ساتھ ساتھ اس ملک کی چاروں صوبائی اسمبلیوں کو بھی ادا کرنی پڑتی تھی۔ اسی ملک میں آج ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک وزیر اعظم گئے اور ایک یہاں موجود ہیں۔ جناب والا! موجودہ وزیر اعظم میں وہ ظرف، حوصلہ، جرأت اور ہمت ہے کہ وہ ایک اور فرد کو اپنی جگہ پر nominate کرتے ہوئے اس ملک میں افراد کی بالادستی کی سیاست کو پارٹی اور اداروں کے استحکام سے بدل رہے ہیں۔ میں اس سے آگے بڑھتے ہوئے اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے بھی کہوں گا کہ خدا را! اب اس ملک کے دستور کا احترام کرنا سیکھیں۔ خدا را! دستور سے بہت کھیل کود ہو چکا ہے۔ اب اس دستور کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہ کریں۔ میں آج اپوزیشن کے قائدین کو challenge کرتا ہوں جو کہ دستور کے بڑے experts کہلاتے ہیں کہ گزشتہ دنوں میں ہونے والے کسی بھی واقعہ کے کسی ایک پہلو کو اگر وہ غیر دستوری ثابت کریں تو میں چاہوں گا کہ وہ اسے عوام کے سامنے لائیں۔ اگر وہ شوکت عزیز صاحب کی nomination پر اعتراض کرتے ہیں، اگر وہ ایک وزیر اعظم کے منتخب ہونے کے بعد خود بخود ہٹنے کی بات پر اعتراض کرتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ دستور کی کون سی شق انہیں اعتراض کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہم نے جو

کچھ کیا ہے اور انشاء اللہ جو کچھ کریں گے، وہ اس ملک کے دستور کے مطابق کریں گے اور اس ملک کے دستور کی بالادستی کے لئے کریں گے۔

جناب والا! ایک تیسری بات ہے جو ضرور کہوں گا کہ شوکت عزیز صاحب کی شخصیت میں ہم پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ فرد جس نے اس ملک کو معاشی طور پر مستحکم کیا ہے، اس ملک کے عوام کو معاشی طور پر خوشحال کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے، وہ انشاء اللہ مستقبل میں بھی اس ملک کے اداروں کے استحکام، اس ملک میں سیاسی پارٹیوں کی بالادستی اور اس ملک کے عوام کی خوشحالی کے لئے کام کریں گے۔جناب والا! اس سے آگے بڑھتے ہوئے میں یہ بھی کہوں گا کہ پوری دنیا میں پاکستان کے احترام کے عمل کو آگے بڑھائے گا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

سینیٹر جناب محمد علی درانی : جناب والا! آخر میں، میں یہ بات ضرور کہوں گا --

چوہدری شجاعت حسین(وزیر اعظم): جناب والا! میں عرض کرتا ہوں--

Mr . Acting Chairman: Durrani Sahib , Prime Minister of Pakistan wants to say something.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے۔ کسی مسئلے کو حل کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے اور جو مسئلہ زیر بحث ہے، اس کو حل کرنے کے لئے میرے پاس ایک حل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کل کا اجلاس شام کو رکھ لیں --

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمارا اجلاس اب پرسوں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: کل اجلاس نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی! کل نہیں ہو گا۔

چوہدری شجاعت حسین: اس لئے میری درخواست ہے کہ جن حضرات نے ابھی objection کیا ہے، وہ کل---

جناب قائم مقام چیئرمین : کل اجلاس رکھ لیں۔

چوہدری شجاعت حسین: نہیں، میری یہ گزارش ہے کہ کل اجلاس نہ رکھا جائے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل دس بجے Returning Officer اٹک کے پاس امیدوار اپنے کاغذات جمع کروائیں گے اگر یہ وہاں اپنے اعتراضات جمع کروا دیں تو میرا خیال ہے کہ اس مسئلے کا حل نکل آئے گا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر جناب محمد علی درانی: جناب والا! میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک تو Green Card کا ذکر ہوا ہے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Green Card کے بعد انہیں سینیٹ کا Card کیسے ملا، وہ ایک الگ discussion ہے لیکن آخری بات کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سے اپنی بات ختم کروں گا کہ۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بھائی سنیں، درانی صاحب حدیث سنا رہے ہیں۔

سینیٹر محمد علی درانی: وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلاتا رہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ کنرانی صاحب۔ لیکن پٹری پر رہنا۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنی جمہوری وطن پارٹی اور صوبہ بلوچستان کی دیگر سیاسی پارٹیوں کی طرف سے چوہدری شجاعت حسین کو وزیر اعظم منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ رضا ربانی صاحب نے اپوزیشن کی طرف سے چوہدری شجاعت حسین کو جمہوری انداز میں ان کے انتخاب پر مبارک باد دی ہے، تاہم میں ایک بار پھر بلوچستان کی طرف سے بھی انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

چوہدری شجاعت صاحب کا نام ایک باعزت اور باوقار نام ہے۔ ہمیں ان کے لئے احترام ہے۔ میں خاص طور پر ان سے عرض کروں گا کہ ان کے نام کو بلوچستان میں بڑی عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ان کو ہمیشہ بلوچستان میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ ان کی کچھ یادیں ہیں جو بلوچستان سے وابستہ ہیں۔ میں ان کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا ۔ اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ وہ بلوچستان اب بہت غمگین ہے۔ ان کو ایک ' ڈیڑھ مہینے کا جو موقع ملا ہے' ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دوران ہمت دے کہ ان کے دور میں بلوچستان کے ساتھ کوئی ایسی زیادتی نہ ہو جیسے پہلے ہوتی رہی ہے ۔اب خبریں آرہی ہیں کہ کوہلو میں operation کیا جا رہا ہے۔ میں کوہلو کے نام پر زیادہ زور دوں گا اور چوہدری صاحب خود سمجھتے ہیں' میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا' اسی کوہلو میں operation کیا جا رہا ہے اور اس کوہلو کے علاوہ پورے بلوچستان میں ایک operation کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے forces کو جمع کیا جا رہا ہے' آج یہ اپنی موجودگی سے پورے بلوچستان کو یہ احساس دلائیں کہ بلوچستان کے عوام پر کوئی فوج کشی نہیں ہو گی' ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی' جو بھی ہو گا ' قانون اور آئین کے دائرے کے اندر ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب۔ پری گل صاحبہ۔

سینیٹر مسز آغا پری گل ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے جناب چوہدری صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں بلکہ اپنی طرف سے' اپنی پوری پاکستانی خواتین کی طرف سے اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے' سلامت رکھے' ان کا سایہ ہمارے پورے پاکستانی عوام پر رہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دے کہ دو تین مہینے کی مدت میں پاکستان کے لئے جتنا بھی کام ہو سکے' وہ کریں اور اللہ ان کو ہمت دے۔ جیسا کہ میرے بھائیوں نے بتایا کہ وہ ایک مہینے کے لئے بنے ہیں' ارے چوہدری تو وہ لوگ ہیں کہ چوہدری صاحب اس سے پہلے بھی Prime Minister بنے تھے ' مگر انہوں نے بننے سے انکار کیا۔ جناب چیئرمین صاحب! اس وقت ہمارے بلوچستان کے تین چار vote ہیں' تاریخ میں پہلی دفعہ تین چار votes کے بندے کو Prime Minister بنایا گیا ہے۔ یہ سارا credit ان کو جاتا ہے' یہ وہی لوگ ہیں' اب بھی یہ قربانی دینے کو تیار ہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے' شیر شیر ہوتا ہے۔ یہ اگر ایک دن کے Prime Minister ہیں یا ایک مہینے کا یا پانچ سال کا Prime Minister ہے'

Prime Minister میں نام تو آگیا ہے۔

دوسری بات میں اپنے بھائیوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، ان کو شوکت عزیز پر اعتراض کیوں ہے، کیا بات ہے؛ جبکہ چوہدری شجاعت نے ان کو وزیر اعظم بنانے کے لئے خود recommend کیا تو پھر کسی کو بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ میرے بھائیوں نے کہا کہ technocrat ہے، اب دیکھیں ماشاء اللہ اتنے پرانے سیاستدان ہیں اور ان کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ جناب شوکت عزیز technocrat پر آئے ہیں یا direct election لڑ کر آئے ہیں، general seat پر آئے ہیں۔ آپ لوگ کم سے کم کسی کو تو چھوڑیں، آپ لوگوں کی وجہ سے اتنے problems آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ بیٹھ جائیں، آپ تھک جائیں گی، تھوڑی دیر میں بلاتا ہوں۔

سینیٹر مسز آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میں دراصل اپنے بھائیوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ شوکت عزیز کوئی India سے نہیں آئے، شوکت عزیز ایک پاکستانی ہیں۔ ارے آپ اس وقت یہ کیوں نہیں کہتے جب بےنظیر اپنی پوری زندگی، بچپن، ساری جوانی گزار کر آ گئی اور پاکستان کی Prime Minister بنی، آپ نے کیوں اعتراض نہیں کیا، اس وقت آپ کے منہ کیوں بند تھے؛ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم خود اپنے سینیٹ کی بےعزتی کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! ان کو تو خوش ہونا چاہیے کہ شوکت عزیز ایک Senator ہے اور Prime Minister بن رہے ہیں تو آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ ہمارا ہی ایک Senator پاکستان کا Prime Minister بن رہا ہے۔ بجائے خوش ہونے کے کوئی نہ کوئی problem کھڑی کر دیتے ہیں۔ مگر خدا کے واسطے اب بھائی ہوش کے ناخن لیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے پاکستان کے عوام آپ سے بھی نفرت کرنے لگیں۔ یہ غلط بات ہے کہ appreciate کرتے کرتے آخر میں کوئی ایسا نکتہ نکال لیتے ہیں۔ اگر ہمارے leader چوہدری شجاعت حسین نے شوکت عزیز کو چنا ہے تو ہم پوری پاکستانی خواتین شوکت عزیز کو vote دیں گی اور ان کے election میں ان کی بھرپور مدد کریں گی اور دعا کریں گی کہ اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کی عزت رکھے اور شوکت عزیز کو زندگی دے۔

Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، شکریہ پری گل صاحبہ۔ کھوسہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک کے پاس spanner ہے ایک کے پاس نہیں ہے۔ جی کھوسہ صاحب be very short and be on the track.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، شکریہ جناب چیئرمین! میں جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ پہلی مرتبہ اس ہاؤس میں بطور وزیر اعظم تشریف لائے ہیں اور انہوں نے ابھی حلف بھی اٹھایا کہ وہ آئین اور قانون کی پاسداری کریں گے۔ یہاں درانی صاحب نے اس جانب سے کہا --- Mr. Chairman, could I have an order in the House.

Mr. Acting Chairman: Let's have the moral Moulana sahib.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، ابھی درانی صاحب نے بھی یہ فرمایا کہ یہ دکھائیں کہ کہاں آئین اور کہاں قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے، تو میں وزیر اعظم کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ مروجہ قانون کے تحت یہ پارٹی کا عہدہ یعنی پاکستان مسلم لیگ کی صدارت نہیں رکھ سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وزیراعظم رہنا پسند کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں یہ technical معاملہ ہے آپ اسے چھوڑ دیں کوئی اور بات کریں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، درانی صاحب نے challenge کیا ہے اور ویسے بھی ہمارے وزیراعظم صاحب اتنا حوصلہ رکھتے ہیں کہ وہ اس طرح کی بات سن پائیں اور یہ ان کے لئے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: I can sort it out. Please sit down.

(مداخلت)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، چیئرمین صاحب! میں نے کوئی بات کسی کے خلاف نہیں کی یا میں نے کوئی نازیبا بات کی ہے؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ میری بات سنیں، بیٹھیں۔

You want me to run this House? Please sit down.

(مداخلت)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! آپ ہاؤس کو order میں تو لائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، بھئی دیکھیں یہ legal معاملہ ہے' یہ Leader of the House نے کیا تھا'

let us leave it, let's go on something else. Khosa sahib you are a nice man.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! مجھے یقین ہے کہ جس طرح چوہدری پرویز الٰہی صاحب نے اپنا پنجاب صدر کا عہدہ -------

جناب قائم مقام چیئرمین، پھر وہی بات۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب سن لیجیئے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، بھئی its a legal matter. دیکھو صفدر بات سنو! کل انہوں نے بڑا clear کیا تھا' he cleared it, it is a legal matter, they go through it.

(مداخلت)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، اگر اس ملک کا وزیراعظم قانون کی پاسداری نہیں کرے گا تو کون کرے گا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Yes Mr. Akram.

(مداخلت)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! ایک منٹ میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، No, آپ بالکل پٹری سے اترے ہوئے ہیں، چھوڑیں۔ اکرم صاحب آپ بات کریں be relevant for God's sake. The issue is not this one.

(مداخلت)

سینیٹر محمد اکرم، جناب! یہ جو بحث چل رہی ہے یہ بالکل baseless ہے، یہ تنقید برائے تنقید ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Abbasi sahib, you have no complaint for me. I run a very even handed House.

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Then I will adjourn it.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، پٹری سے جب کامل علی آغا اترتا ہے تو کوئی بات نہیں ہے، میں نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے، میں نے تو قانون کی بات کی ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد علی درانی، مجھے وہ قانون بتائیں کہ جو تاحیات پارٹی کی چیئرپرسن بننے کی اجازت دیتا ہو؟

جناب قائم مقام چیئرمین، کیا آپ اس کا جواب دیں گے؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، بھئی ایک آدمی بولے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! ان کی chair اندر ہے اور ان کی person باہر ہے۔ ہمیں پھر بھی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: Very funny.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! ہم نے اب تک بہت برداشت کیا ہے۔ اگر direct attacks کی بات آئے گی تو پھر کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا' even چوہدری صاحب بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میری بات سنیں۔ میں ان کو warn کر رہا ہوں کہ اگر انہوں نے کوئی ناجائز attack کیا تو چوہدری صاحب بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ میں جب بولنے پر آؤں گا تو پھر کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، عباسی صاحب' آپ پرانے parliamentarian ہیں' آرام سے بیٹھ جائیں۔ کھوسہ صاحب! آپ نے اور کیا کہنا ہے؟

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، ابھی تو میں نے بات ختم نہیں کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ابھی وہ بول رہے ہیں' بولنے دو اسے۔ Now finish it in two sentences.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب چیئرمین! میں وزیر اعظم صاحب کے اس بیان کا بھی خیرمقدم کرتا ہوں جو انہوں نے فرمایا ہے کہ NAB کو عدلیہ کے دائرہ اختیار میں ہونا چاہیے تاکہ عدل transparent ہو۔ اس لئے میں ان کے اس بیان کا بھی خیرمقدم کرتا ہوں لیکن یہ عجیب مخمصہ ہے' اس لئے تمام ملک اس مخمصے میں--------

جناب قائم مقام چیئرمین، اس مخمصے کو مت لاؤ اور یہیں بند کرو تو بہتر ہے۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب چیئرمین! ذرا سن تو لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، No, please. آپ بیٹھ جائیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب چیئرمین! ایک سیکنڈ Prime Minister in waiting کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

9 Mr. Acting Chairman: Shut off Khoosa Sahib's mike.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، میں ان کی بھی عزت کرتا ہوں لیکن جناب! ہمارے division bench نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ rule میں وہ الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ اس لئے کہ پاکستان کا آئین کسی وزیر اعظم کی split loyalty کا متحمل نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: I am going to be very very strict next time with you.

اس لئے آپ بیٹھ جائیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب' ایک سیکنڈ۔

Mr. Acting Chairman: No, Muhammad Akram.

اکرم بھئی بولو ناں۔

سینیٹر محمد اکرم ، جناب چیئرمین! میں چوہدری شجاعت صاحب کو وزیر اعظم منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ان کی فراخ دلی ہے۔ یہ ان کا ہم پر احسان ہے کہ ان کی leadership میں ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ مواقع ان کو پہلے بھی ملے تھے لیکن انہوں نے ہمیشہ پاکستان---------

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Sit down please. Can you listen to me? If you go along this way, I am going to adjourn the House; I am going to adjourn it. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 7th July, 2004 at 10.30 in the morning.

[The House was then adjourned to meet again at 10.30 of the clock in the morning on Wednesday, the 7th of July, 2004]